فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ، اَمَّا بَعْدُ !

انسانی زندگی میں پیدائش اور موت دونوں ہی بڑی اہمیت کے حامل واقعات ہیں۔ پیدائش کے مقابلے میں موت کے اثرات کہیں زیادہ گہرے اور دیرپا ہوتے ہیں۔ موت سے پہلے ہی بیماری کی حالت میں شرکیہ رسومات اور بدعات کا ایسا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے جو موت کے بعد بھی طویل عرصے تک جاری رہتا ہے۔

غور فرمایئے ! انسان جب بستر مرگ پر ہوتا ہے تو سارے گھر میں عجیب سی نفسیاتی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ تیمارداری کرنے والوں کا احساس ناکامی، تقدیر کے سامنے انسان کی بے بسی، اپنے بال بچوں سے ہمیشہ ہمیشہ جدائی کا المناک تصور، موت کا خوف اور گھبراہٹ، موت کے تمام تر آثار وقرائن کے باوجود نہ تو لواحقین اپنے بیمار کو اس دنیا سے رخصت کرنے کیلئے ذہنی طور پر تیار ہوتے ہیں اور نہ ہی مریض اس دنیا کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ امید وبیم کی اس کشمکش میں لواحقین اور مریض ہر وہ جتن کرگزرنے پر تیار ہوتے ہیں جو اس وقت کوئی حکیم یا جوگی، پیر یا سادھو، عالم یا جاہل بتائے۔ موت کے اس جان گسل مرحلے میں شیطان انسان کو شرک و بدعت کے تمام راستے (شرکیہ دم جھاڑ، تعویذ گنڈے، ٹونے، ٹوٹکے، مزاروں سے خاک شفا حاصل کرنا، مزاروں پر دھاگے باندھنا، فوت شدہ بزرگوں کے ناموں کی نذریں، نیازیں دینا اور منتیں ماننا اور چڑھاوے چڑھانا وغیرہ) دکھا دیتا ہے، جنہیں اپنے ضعیف ایمان اور کمزور عقیدے کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت بآسانی اختیار کرلیتی ہے۔

موت کے بعد تعزیت کا مرحلہ آتا ہے، مرنے والے کی جدائی کا صدمہ اور رنج انسان کے جذبات کو بے قابو کر دیتا ہے، انسان ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے آزمائش کے اس موقع پر بھی شیطان انسان کے دین وایمان پر حملہ آور ہوتا ہے اور لواحقین کو مسنون طریقوں سے ہٹا کر خلاف سنت کاموں (رونے پیٹنے، نوحہ و ماتم کرنے، کپڑے پھاڑنے، بال نوچنے، سینہ کوبی کرنے، چہرے پر ہاتھ مارنے، سیاہ لباس پہننے وغیرہ) پر لگا دیتا ہے۔ تعزیت کے لئے مسلسل کئی کئی ہفتے خصوصی اجتماعات (متام یا پھوڑی ڈالنا) کا اہتمام کرنا بھی اسی قسم کی جاہلانہ رسومات سے ہے۔

تعزیت کے بعد تعزیت سے بھی اہم مرحلہ ایصال ثواب کا ہے۔ ہر مسلمان مرد یا عورت، عالم ہو یا جاہل یہ عقیدہ بہر حال رکھتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو اپنے اعمال کی جزا یا سزا ضرور ملتی ہے، لہٰذا ہر آدمی اپنے فوت شدہ اعزّہ کو کسی نہ کسی طرح ثواب پہنچانا ضروری سمجھتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت اپنے معاشرے اور ماحول میں ایصال ثواب کے لئے جو کچھ ہوتا دیکھتی ہے اسے کرنا شروع کر دیتی ہے۔ مثلاً رسم قل، رسم فاتحہ، رسم سوئم، ساتوں، دسواں، گیارھواں، بیسواں، چالیسواں، میت کے گھر بڑے کھانے کا اہتمام، قرآن خوانی کا اہتمام، برسی منانا، قبر پر کھانا یا مٹھائی وغیرہ لے جا کر تقسیم کرنا وغیرہ، کسی کو اس بات پر سوچنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ ان تمام مروجہ اعمال وافعال کا دین کے ساتھ کوئی تعلق ہے بھی یا نہیں یا یہ تمام افعال محض جہالت، عجمی تصورات اور ہندوانہ رسومات سے متاثر ہو کر ہم نے اختیار کر رکھے ہیں۔ ایصال ثواب کے یہ طریقے اپنا کر لواحقین اپنے طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مرنے والے کے ساتھ اپنے تعلق، محبت اور عقیدت کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے اور انہیں یہ بھی اطمینان ہو جاتا ہے کہ کم از کم سال بھر کے لئے تو ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو ہی گئے ہیں۔

سب سے آخر میں زیارت قبور کا مرحلہ آتا ہے، قبروں پر مزار اور قبے تعمیر کرنا، عرس اور میلے لگانا، چراغاں کرنا، پھولوں کی چادریں چڑھانا، قبروں کو غسل دینا، قبر کے نزدیک یا دُور باادب ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، قبر پر جھکنا، سجدہ کرنا، قبر یا مزار کو بوسہ دینا، قبر یا مزار کا طواف کرنا، قبر پر بیٹھ کر تلاوت کرنا یا نماز پڑھنا، اہل قبور کے سامنے اپنی حاجات اور مشکلات پیش کرنا، انہیں حاجت روا سمجھ کر مرادیں مانگنا، نیز ان سے دعا کی درخواست کرنا، یہ وہ سارے غیر مسنون افعال ہیں، جن کا تعلق زیارت قبور سے ہے اور

مسلمانوں کی کثیر تعداد ثواب اور اجر کی نیت سے انہیں کئے جارہی ہے۔ زیارت قبور کے سلسلے میں اس افسوسناک حقیقت سے کون واقف نہیں کہ وطن عزیز کے صوبہ سندھ میں ''لواری'' کے مقام پر ایک مزار ایسا بھی ہے جہاں سال بہ سال حج ادا کیا جاتا ہے۔ مزار کا طواف کرنے کے بعد باقاعدہ قربانی دی جاتی ہے۔[1] یہ ''اعزاز'' بھی نظریاتی بنیادوں پر قائم ہونے والی دنیا کی واحد ریاست ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کو حاصل ہے کہ اس کے ایک شہر پاکپتن (ضلع ساہیوال) میں ایسا مزار بھی موجود ہے جہاں اللہ کے ایک نیک اور صالح بندے کی قبر پر مزار کے ساتھ بہشتی دروازہ (باب جنت) تعمیر کیا گیا ہے جو سال بہ سال زائرین کے لئے کھولا جاتا ہے، ایک طرف نذرانے پیش کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف جنت کی ضمانتیں مہیا فرمائی جاتی ہیں۔ عام آدمی سے لے کر امراء اور وزراء تک سب کے سب آنکھیں بند کر کے دونوں ہاتھوں سے دین و دنیا کی دولت اس ایمان اور یقین کے ساتھ لٹاتے چلے جاتے ہیں کہ ہم نے ''باب جنت'' سے گزر کر واقعی اللہ کی جنت حاصل کر لی ہے۔

زیارت قبور کا ایک اور المناک پہلو یہ ہے کہ اللہ کے وہ نیک اور متقی بندے جو ساری عمر مخلوق خدا کو اسلامی طریقوں کے مطابق پاک صاف اور ستھری زندگیاں بسر کرنے کی تعلیم دیتے رہے، لوگوں کو شرم و حیا، عصمت وعفت کا درس دیتے رہے، انہیں کے مرقدوں اور مزاروں کو آج منشیات کے کاروباری مراکز اور فحاشی و بے حیائی کے اڈے بنا دیا گیا ہے۔ پاکستان کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں مزاروں اور خانقاہوں پر جنم لینے والی داستانیں سنیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ لوگ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے ہیں، لیکن ایمان کے ضعف اور عقیدے کے بگاڑ کا یہ عالم ہے کہ پھر بھی ''ثواب دارین'' حاصل کرنے کے لئے کھنچے چلے آتے ہیں۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ جنازے کے مسائل میں دین کے نام پر شامل کئے گئے رسم و رواج، بدعات اور شرک کی کتنی چھوٹی بڑی پگڈنڈیاں مل کر شرک کی عظیم شاہراہ تعمیر کر دیتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ دین میں رائج تمام تر شرک و بدعت میں سے نوّے فیصد کا تعلق صرف جنازے کے مسائل سے ہے، تو اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ شرک کی مذمت میں قرآن مجید اور ذخیرہ احادیث بھرا ہوا ہے۔ چند قرآنی

[1] کچھ عرصہ قبل حکومت پاکستان نے اس پر پابندی لگا دی تھی لیکن نظام جاہلیت کے محافظوں اور علمبرداروں نے اس کے خلاف عدالت میں رٹ دائر کر رکھی ہے

آیات اور احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

① سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰهُ النَّارُ ﴾(72:5)

''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا اس پر اللہ نے جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

② سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾(48:4)

''اللہ کے ہاں شرک کی کوئی بخشش نہیں اس کے علاوہ اور سب کچھ معاف ہوسکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔''

③ سورۃ الزمر میں اللہ پاک کا فرمان ہے:

﴿ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾(65:39)

''اے نبی! اگر آپ نے بھی شرک کا ارتکاب کیا تو تمہارا سارا کیا کرایا ضائع ہوجائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔''

④ سورۃ الشعراء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴾(213:26)

''اے نبی! اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بناؤ ورنہ تم بھی سزا پانے والوں میں شامل ہوجاؤ گے۔''

⑤ سورۃ التوبہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴾(113:9)

''نبی اور اہل ایمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ انہیں معلوم ہوچکا ہے کہ مشرک جہنمی ہیں۔''

⑥ صحیح بخاری ومسلم کی ایک حدیث شریف ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ)) قَالُوْا : یَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ مَا هُنَّ ؟ قَالَ ((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلاَّ بِالْحَقِّ وَ اَكْلُ الرِّبٰوا وَ اَكْلُ مَالَ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلّٰی یَوْمَ الزَّحْفِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلاَتِ))

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(لوگو!) سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! وہ سات باتیں کون سی ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''① اللہ کے ساتھ شرک کرنا ② جادو کرنا ③ ناحق کسی جان کو قتل کرنا ④ سود کھانا ⑤ یتیم کا مال (ناجائز طریقے سے) کھانا ⑥ میدان جنگ سے بھاگنا ⑦ ایماندار، پاکدامن اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔''

⑦ مسند احمد کی ایک حدیث میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی وصیت فرمائی کہ:

((لاَ تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَ اِنْ قُتِّلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ))

''اے معاذ! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا خواہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔''

مذکورہ بالا آیات اور احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ صرف شرک ہی وہ واحد گناہ ہے جو اللہ کے نزدیک ناقابل معافی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی دوٹوک فیصلہ کر رکھا ہے کہ اس کے مرتکب پر جنت حرام ہے اور مشرک کا ابدی ٹھکانہ جہنم ہے۔ سارے قرآن مجید میں اتنی شدید تنبیہ کسی دوسرے گناہ کے بارے میں نہیں آئی کہ براہ راست رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرما دیا گیا ہو ''اے نبی! اگر تم بھی شرک کے مرتکب ہوئے تو تمہارے سارے کے سارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے اور ہماری سزا سے نہ بچ سکو گے۔'' اللہ تعالیٰ نے نہ صرف نبی اکرم ﷺ کو بلکہ تمام مسلمانوں کو مشرک کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے بخشش تک کرنے سے منع فرما دیا ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے انسان کو دنیا و آخرت میں ہلاک کرنے والی باتوں میں سے شرک کو سرفہرست شمار فرمایا اور اپنے صحابی کو اس بات کا حکم دیا کہ قتل ہونا یا آگ میں جل جانا برداشت کر لینا، لیکن شرک کے قریب بھی نہ جانا۔

نبی اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ سے بھی ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے مکی یا مدنی زندگی کے کسی بھی موقع پر شرک کے معاملے میں معمولی سے معمولی مداہنت بھی گوارا نہیں فرمائی۔ مکی زندگی میں جب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم انتہائی کٹھن اور جان لیوا آزمائشوں سے گزر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ایسی حکومت کی قیادت سنبھالنے کی پیش کش کو یکسر ٹھکرا دیا، جو نظام شرک کی بنیاد پر قائم تھی اور جسے قریش مکہ شرک کی بنیاد پر ہی قائم رکھنا چاہتے تھے۔ اس کے مقابلے میں ایک طویل اور صبر آزما جدو جہد کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خود ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جو خالص نظام توحید پر قائم تھی، جس میں رسول اکرم ﷺ کو یہ طاقت اور قوت حاصل تھی کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سارے عالم عرب میں یہ مشن دے کر بھیجا کہ جاؤ کہیں بھی تصویر نظر آئے اسے مٹا دو اور جہاں کہیں اونچی قبر دیکھو اسے زمین کے برابر کردو۔ (احمد، مسلم، ترمذی وغیرہ)

مکی زندگی میں ہی جب رسول اکرم ﷺ کو مصالحت کی غرض سے پیش کش کی گئی کہ ایک سال آپ (ﷺ) ہمارے معبودوں کی عبادت کرلیا کریں اور ایک سال ہم آپ (ﷺ) کے معبود کی عبادت کر لیا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دوٹوک اور واضح اعلان کروا دیا:

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○﴾

''اے محمد! کہہ دیجئے ایک الہ کی بندگی سے انکار کرنے والو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا، جن کی عبادت تم کرتے ہو، نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں، تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔''

9 ہجری میں طائف سے بنوثقیف کا وفد قبول اسلام کے لئے حاضر خدمت ہوا تو یہ شرط پیش کی کہ اگر تین سال تک ہماری امیدوں، حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے مرکز ''لات'' کو نہ توڑا جائے تو ہم اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کی یہ شرط کسی قیمت پر قبول نہ فرمائی بلکہ وفد کے ایمان لانے کے بعد رسول اکرم ﷺ نے وفد کے ساتھ ہی جناب سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرما دیا کہ جاؤ سب سے پہلے ان کا بت توڑ کر آ ؤ۔ ایمان کے ضعف اور عقیدے کے بگاڑ کی انتہا ملاحظہ

ہو کہ طائف پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کے نمائندے بت توڑنے لگے تو سارے شہر کے بچے، بوڑھے، عورتیں اور مرد اُمنڈ کر جمع ہو گئے کہ دیکھیں ان لوگوں پر کیسے اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ مشرکین طائف کی پرستش اور پوجا کے مرکز، نذریں، نیازیں اور چڑھاوے وصول کرنے والا معبود، توحید پرستوں کی ضربوں سے ریزہ ریزہ ہوتا رہا، دیکھنے والے حیران و ششدر ہوتے رہے اور نظام توحید کے علمبردار اپنا فرض ادا کر کے خدمت اقدس میں واپس تشریف لے گئے۔

دراصل دین اسلام میں عقیدہ ہی وہ بنیاد ہے جس پر تمام اعمال کی جزا اور سزا کا انحصار ہے۔ اگر عقیدہ شرک سے پاک اور صاف ہے تو اعمال کی کوتاہیوں اور لغزشوں کی بخشش اور معافی کی پختہ امید رکھنی چاہئے، لیکن اگر عقیدے میں شرک کی آمیزش ہے تو پھر پہاڑوں کے برابر نیکیاں بھی کسی کام نہیں آئیں گی۔

ہمارے معاشرے کا یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو محض جہالت اور غلط راہنمائی کی وجہ سے شرکیہ افعال کار ثواب سمجھ کر کر رہی ہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو معاشرے کے رسم و رواج، آباؤ اجداد کی اندھی تقلید اور خاندانی عادات کی بوجھل زنجیروں میں جکڑے ہوئے با دل نخواستہ اس راستے پر چل رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان زنجیروں کو کاٹ پھینکا جائے لیکن انہیں کہیں سے راہنمائی میسر نہیں آتی۔ جہالت کے اندھیروں سے وہ نکلنا چاہتے ہیں، لیکن انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

کچھ یہی حال ان دینی جماعتوں کا بھی ہے جو وطن عزیز میں اس وقت نفاذ اسلام یا اسلامی انقلاب برپا کرنے کی جدو جہد فرما رہی ہیں۔ بعض جماعتیں اپنے عقیدے کے بگاڑ کی وجہ سے خود شرک میں مبتلا ہیں۔ بعض جماعتیں سیاسی مصلحتوں کی خاطر اس مسئلے سے دامن بچا کر چلنے میں ہی اپنی کامیابی سمجھتی ہیں۔ بعض جماعتیں ویسے ہی شرک کو دوسرے یا تیسرے درجہ کا گناہ سمجھتی ہیں اور بعض جماعتیں اپنے اندرونی انتشار کے باعث اس اہل، نظر نہیں آتیں کہ وہ خالص توحید کی بنیاد پر اسلامی انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ اسلامی انقلاب کے لئے پاک سرزمین کی تاریخ کسی ایسے رجل رشید کی منتظر ہے جو جہاد کے ذریعے خالص نظام توحید کی بنیاد پر انقلاب برپا کرنے کا علمبردار ہو۔

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ

اس صورت حال میں قرآن وسنت کے علمبردار اور شرک و بدعت سے بیزار نوجوانوں کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہئے اور یہ پختہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں، گھر بار ہو یا حلقہ احباب، اتباع سنت کی شمع روشن کریں گے، سنت رسول ﷺ کا چلن عام کریں گے اور اس کے مقابلہ میں معاشرے کے بنائے ہوئے رسم ورواج، خاندانوں کی بنائی ہوئی روایات، آباؤاجداد کی اختیار کی ہوئی جاہلانہ عادات، علمائے سوء کی بنائی ہو بدعات اور غیر مسلموں سے مستعار لئے ہوئے تصورات کا لمحہ بھر کے لئے بھی ساتھ نہیں دیں گے۔

اتباع سنت کی دعوت دینے والوں کو یہ بات اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اولاً آج کا زمانہ بیس یا تیس سال قبل کے زمانہ سے بہت مختلف ہے۔ تعلیم نے لوگوں کے سوچنے اور سمجھنے کے انداز بدل دیئے ہیں، روشن خیالی پیدا ہوئی ہے۔ ثانیاً یہ کہ اتباع سنت کا موقف اس قدر جاندار اور مدلل ہے کہ تعصب اور فرقہ واریت سے پاک ذہن رکھنے والے ہر پڑھے لکھے مسلمان کے دل و دماغ میں فوراً اتر جاتا ہے، لہٰذا زندگی کے ہر معاملے میں ہر جگہ اتباع سنت کی دعوت پورے اعتماد اور پوری قوت کے ساتھ سر اونچا کر کے دیجئے کہ فقط یہی دین حق ہے۔

﴿ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰـكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُوْنَ ﴾(30:30)

''یہی سیدھی راہ ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

○○

کتب اشاعت حدیث کے سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ کتب نہ تو کسی خاص مکتب فکر یا کسی خاص مسلک یا کسی خاص فقہ کی نمائندہ کتب ہیں جن میں اپنی پسند یا ناپسند کی احادیث جمع کی گئی ہوں نہ ہی یہ بحث ومناظرے اور فلسفے کی کتب ہیں جن میں تاویلات اور توجیہات کے سہارے مسائل کشید کئے گئے ہوں نہ ہی ان کا انداز فزکس، الجبرے اور جیومیٹری کے مسائل کا ہے کہ تطبیقات کے ذریعے مطلوبہ مسائل حل کئے گئے ہوں بلکہ یہ کتب صحیح احادیث پر مشتمل سنت رسول ﷺ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک سادہ اور عام فہم مجموعہ ہیں، جن میں درج شدہ احادیث کو پڑھ کر ایک عام پڑھا لکھا آدمی بآسانی دینی مسائل سمجھ سکتا ہے۔ وہ عمل جو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں سے ثابت ہے ''مسنون ہے'' کے الفاظ میں، اور وہ عمل جو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں سے ثابت

نہیں ہے ''غیر مسنون ہے'' کے الفاظ میں درج کر دیا گیا ہے۔ چونکہ تمام مسلمانوں کے نزدیک سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ کا قول وفعل اور اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا عمل ہی دین حق کا اصل معیار ہے، لہٰذا بعد کے اختلافی مسائل اور مباحث میں پڑنے سے ہم نے گریز کیا ہے۔ قارئین کرام کی سہولت کے پیش نظر ہر موضوع سے متعلق ''غیر مسنون امور'' باب کے آخر میں یکجا کر دیئے گئے ہیں۔

صحتِ احادیث کے معاملے میں اتنی وضاحت ہی کافی ہے کہ اہل سنن کی روایت کردہ معروف حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَ الْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدُ وَالسُّرُجُ '' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مساجد تعمیر کرنے والوں اور قبروں پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔'' محض اس لئے شامل نہیں کی گئی کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔ ساری کتاب میں صحیح اور حسن درجہ کا معیار قائم رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی حدیث ضعیف ہو تو براہ کرم ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ ہم اگلی اشاعت میں اس کی تصحیح کر سکیں۔

بعض کرم فرماؤں نے اصطلاحاتِ حدیث کی تعریف کے اختصار اور مزید اقسام کی طرف توجہ دلائی ہے جو بالکل مناسب ہے، لیکن اس ایک صفحے کے مختصر نقشہ سے ہمارا مقصد اصطلاحاتِ حدیث کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ عام پڑھے لکھے حضرات جو علم حدیث سے لاعلمی کے باعث ہر حدیث کو بلا تامل ضعیف کہہ دیتے ہیں کے ذہنوں سے یہ تاثر دور کرنا مقصود ہے کہ علم حدیث کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ ایک ایسا بحر بیکراں ہے جس پر بات کرنا ہر آدمی کے بس کی بات نہیں۔ محدثین کرام رحمہم اللہ کا احادیث قبول کرنے کے لئے شرائط مقرر فرمانا۔ حدیث کے راویوں کے حافظے، تقویٰ، دیانت، صداقت اور عقیدہ کی کڑی چھان پھٹک کرکے حدیث کو مختلف اقسام میں تقسیم فرمانا حدیث بیان کرتے ہوئے مختلف مواقع کے لئے مختلف الفاظ مثلاً حَدَّثَنَا ، اَخْبَرَنَا ، اَنْبَانَا وغیرہ استعمال فرمانا، کتب احادیث کی الگ الگ اصطلاحات وضع فرمانا، یہ سب اس بات کا ثبوت ہیں کہ خود محدثین کرام حدیث کے معاملے میں کس قدر محتاط تھے، کجا کہ ایک عام آدمی بلا سوچے سمجھے ہر بات کو حدیث کہہ کر بیان کر دے یا حدیث کو فوراً ضعیف کہہ کر مسترد کر دے۔ دیئے گئے مختصر نقشہ سے الحمد للہ! یہ مقصد پوری طرح حاصل ہوتا ہے۔

جنازے کے بعض مسائل بڑے ہی نازک اور حساس تھے۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے میری تمام تر علمی و عملی کم مائیگی کو اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لے۔ آمین!

علمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ متنِ حدیث، صحتِ حدیث، ترجمہ یا مسائل میں کسی بھی جگہ کوئی غلطی ہو تو براہ کرم! ضرور مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ! اگلی اشاعت میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

کتاب کی نظر ثانی والد محترم حافظ محمد ادریس کیلانی صاحب (مرحوم) نے فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کتاب کے بہترین پہلوؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اس کے اجر و ثواب میں میرے والدین محترمین اور ان کے والدین محترمین کو بھی شامل فرمائے۔ آمین!

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اشاعت حدیث کی خدمت کا یہ سلسلہ مزید محنت اور خلوص سے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور کتب احادیث کو عوام الناس کے استفادہ کا ذریعہ بنا کر ان تمام حضرات کی بخشش کا سبب بنائے جو کسی نہ کسی لحاظ سے ان کی تیاری میں حصہ لے رہے ہیں۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمِ ○﴾

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
جامعه ملك سعود ، الرياض
المملكة العربية السعودية
28رمضان المبارك ، 1406ھ

قَبْــــلَ الْمَــــرَضِ

بیماری سے پہلے

مَسئلہ 1 صحت کو بیماری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جاننا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ : ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ)) وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : إِذَا أَمْسَيْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَ خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَ مِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا ''عبداللہ! دنیا میں مسافر یا راہ چلنے والے کی طرح زندگی گزارو۔'' چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے ''اگر شام کرلو، تو صبح کا انتظار نہ کرو اور اگر صبح کرلو تو شام کا انتظار نہ کرو اور صحت کو بیماری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ أَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے معاملے میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 2092

❷ مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث 2091

بَابُ الْمَرَضِ وَالْعِيَادَةِ

بیماری اور بیمار پرسی کے مسائل

مَسْئلہ 2 مریض کی عیادت نہ کرنے والے سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ ، قَالَ يَا رَبِّ !كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؟ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلاَنًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ ، يَاابْنَ آدَمَ اَسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ ، قَالَ : يَا رَبِّ ! كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؟ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلاَنٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ ، يَا ابْنَ آدَمَ أَسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ ، قَالَ : يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلاَنٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ أَمَا أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (ایک آدمی سے) سوال کرے گا ''اے ابن آدم! میں بیمار ہوا، تو نے میری بیمار پرسی کیوں نہ کی؟'' ابن آدم عرض کرے گا ''اے میرے رب! تو رب العالمین ہے، تیری بیمار پرسی کا کیا مطلب؟'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے، لیکن تو نے اس کی عیادت نہ کی، اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا، تو مجھے (یعنی میری رحمت) اس بیمار بندے کے پاس پاتا۔'' (ایک دوسرے آدمی سے سوال ہوگا) ''اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، لیکن تو نے مجھے کھانا نہ دیا؟'' ابن آدم عرض کرے گا ''اے میرے رب! تو

[1] مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث 1465

رب العالمین ہے، میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا؟'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا'' کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے اسے کھانا نہ کھلایا تو اسے کھانا کھلا دیتا تو اس کا ثواب مجھ سے حاصل کر لیتا۔'' (ایک اور آدمی سے پوچھا جائے گا) ''اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔'' ابن آدم عرض کرے گا ''اے میرے رب! تو رب العالمین ہے میں تجھے پانی کیسے پلاتا؟'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے پانی نہ پلایا، کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا ثواب مجھ سے پالیتا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 3 مریض کی عیادت کا ثواب۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((يَقُوْلُ مَنْ أَتٰى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِدًا مَشٰى فِيْ خَرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ اِنْ كَانَ مَسَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ❶ (صحيح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کے لئے آتا ہے، تو اس کے پاس پہنچنے تک مسلسل جنت کے راستے پر چلتا رہتا ہے۔ پھر جب بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر (عیادت کا وقت) صبح کا ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں، اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اسے احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 4 غیر مسلم کی عیادت کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ غُلَامًا لِيَهُوْدٍ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَالَ ((أَسْلِمْ)) فَأَسْلَمَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہوا تو آپ ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے (دوران عیادت) آپ ﷺ نے اسے کہا

❶ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1183
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 679

''مسلمان ہوجا۔''تو وہ مسلمان ہوگیا۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 5 بیمار کی عیادت کے وقت درج ذیل الفاظ سات مرتبہ کہنے مسنون ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ ، فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ : أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ ، اِلاَّ عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''جب کوئی شخص کسی مریض کی بیمار پرسی کرے اور سات مرتبہ یہ کلمات کہے''میں عرش عظیم کے مالک بزرگ و برتر اللہ کی ذات سے تیرے لئے شفا کا سوال کرتا ہوں،''تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دیتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ ہو۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 6 بیماری میں ناشکری کے الفاظ منہ سے نہیں نکالنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ قَالَ وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ ، قَالَ ((لاَ بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) فَقَالَ لَهُ ((لاَ بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)) قَالَ : قُلْتُ طَهُوْرٌ ، كَلاَّ بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ أَوْ تَثُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَنَعَمْ إِذًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک بدّو کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لاتے تو فرماتے ''فکر نہ کر یہ بیماری تمہیں گناہوں سے ان شاء اللہ پاک کردے گی۔''چنانچہ آپ ﷺ نے اس بدو کی بھی (عیادت کے وقت) فرمایا''فکر نہ کر یہ بیماری تمہیں ان شاء اللہ! گناہوں سے پاک کردے گی۔''بدو نے کہا''آپ ﷺ کہتے ہیں گناہوں سے پاک کردے گی، ہرگز نہیں بلکہ یہ بخار تو بوڑھے کھوسٹ پر جوش مارتا ہے یا زور مار رہا ہے، جو اسے قبر تک پہنچا کر ہی چھوڑے گا۔'' تب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا''اچھا تو ایسے ہی سہی۔''اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2663
❷ مختصر صحيح بخاری ، للزبيدی ، رقم الحديث 1511

مسئلہ 7 بیمار پرسی کے وقت مریض کے پاس تسلی اور حوصلہ دلانے والی باتیں کرنی چاہئیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلاَ ئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم مریض کے پاس یا مرنے والے کے پاس جاؤ تو بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 8 بیماری کو برا نہیں کہنا چاہئے۔

مسئلہ 9 بیماریاں اور تکلیفیں مسلمانوں کو گناہوں سے پاک کرنے اور درجات بلند کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ مَرَضِهٖ فَمَسَسْتُهٗ وَ هُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقُلْتُ : اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا وَ ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ ، قَالَ ((أَجَلْ وَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ أَذًى ، اِلاَّ حَاتَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ ، كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم شدید بخار میں مبتلا تھے۔ میں نے عرض کیا ''آپ کو شدید بخار ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو دوہرا اجر ملتا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ہاں! جب کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح (خزاں رسیدہ) درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 402
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1953

مِنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص سے اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 10 بیماری کے دوران بیمار کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((خَمْسُ دَعْوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَ دَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَ دَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَ دَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَ أَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پانچ (آدمیوں کی) دعائیں قبول کی جاتی ہیں (1) مظلوم کی دعا یہاں تک کہ بدلہ لے لے (2) حاجی کی دعا یہاں تک کہ (گھر) واپس لوٹے (3) مجاہد کی دعا یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہو جائے (4) مریض کی دعا یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائے (5) بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان تمام دعاؤں میں سے جلدی قبول ہونے والی دعا بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعا ہے۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 11 علاج کرانا سنت ہے، لیکن علاج کے لئے حرام چیزیں استعمال کرنا منع ہے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَتِ الْأَعْرَابُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَلَا نَتَدَاوٰى؟ قَالَ ((نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً ۔ أَوْ قَالَ دَوَاءً ۔ إِلَّا دَاءً وَّاحِدًا)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ مَا هُوَ؟ قَالَ ((اَلْهَرَمُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❸ (صحیح)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بعض بدوؤں نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم علاج کروائیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ہاں! اللہ کے بندو علاج کراؤ، اللہ نے کوئی ایسی بیماری

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1951
❷ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2660
❸ صحیح سنن الترمذی، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1660

پیدا نہیں فرمائی جس کی شفا یا فرمایا دوا نہ ہو، سوائے ایک بیماری کے۔'' لوگوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''بڑھاپا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِیْثِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے علاج کے لئے حرام چیزیں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ طَبِیْبًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ یَجْعَلُهَا فِیْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِیُّ ﷺ ((عَنْ قَتْلِهَا)) ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❷ (صحیح)

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے نبی اکرم ﷺ سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے کا مسئلہ پوچھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مارنے (اور دوا میں ڈالنے سے) منع فرمایا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَیْدِ الْجُعْفِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْ کَرِهَ اَنْ یَصْنَعَهَا فَقَالَ : اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ ، فَقَالَ ((اِنَّهٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَ لٰکِنَّهٗ دَاءٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے شراب کے بارہ میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے اس کے استعمال سے منع فرمایا، اس کا بنانا ناپسند فرمایا۔ حضرت طارق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میں دوا تیار کرنے کے لئے شراب بناتا ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 12 رسول اللہ ﷺ نے بخار کا علاج ٹھنڈے پانی سے کرنے کا حکم دیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلْحُمّٰی کِیْرٌ مِنْ کِیْرِ جَهَنَّمَ فَنَحُّوْهَا عَنْکُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹ (صحیح)

---

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1667
❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2660
❸ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1279
❹ صحیح سنن ابی ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2799

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بخار جہنم کی بھٹی میں سے ایک بھٹی ہے، اسے ٹھنڈے پانی سے ختم کرو۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 13 نبی اکرم ﷺ دل کے مریضوں کے لئے حریرہ تجویز فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَلتَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''تلبینہ دل کے مریضوں کے لئے راحت بخش ہے اور غموں کو ہلکا کرتا ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : چھانے بغیر ''جو'' کے آٹے کا حلوہ تلبینہ یا حریرہ کہلاتا ہے۔

مَسئله 14 نبی اکرم ﷺ نمونیہ میں عود ہندی استعمال کرنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلاَمَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلاَدَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلاَقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❷

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اپنی اولاد کے حلق کیوں دباتی ہو، تمہیں عود ہندی استعمال کرنا چاہیئے۔ اس میں سات بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ ان میں سے ایک ذات الجنب ہے۔ حلق کی بیماری کے لئے اسے ناک میں ڈالنا چاہیئے جبکہ ذات الجنب کے لئے منہ میں چبانا چاہیئے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 15 نبی اکرم ﷺ نے درد شقیقہ (آدھے سر کا درد) کا علاج پچھنے لگوا کر کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحْتَجَمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ فِيْ رَأْسِهٖ مِنْ شَقِيْقَةٍ كَانَتْ بِهٖ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❸

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1471
❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1477
❸ کتاب الطب ، باب الحجم من الشقیقة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں دردِ شقیقہ کی وجہ سے پچھنے (سوئی، استرا یا بلیڈ وغیرہ سے خون نکالنا) لگوائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 16 عرق النساء (جوڑوں کا درد) کا علاج۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((شِفَاءُ عِرْقِ النِّسَا أَلْيَةُ شَاةٍ اَعْـرَابِيَّةٍ تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلاَثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيْقِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''عرق النسا کا علاج جنگلی بکری کے سرین (چوتڑ یا چوکلا) میں ہے۔ اسے اچھی طرح گلایا جائے پھر اس کے تین حصے کئے جائیں اور ہر روز نہار منہ ایک حصہ پیا جائے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 17 خون روکنے کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹاٹ کی راکھ استعمال فرمائی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمَجَنِّ ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْمَاءَ لاَ يَزِيْدُ الدَّمَ اِلاَّ كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (اُحد کے دن) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم دھو رہی تھیں اور حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ ڈھال سے زخم پر پانی ڈال رہے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ نکل رہا ہے، تو ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر جلایا اور اسے زخم پر جما دیا، تو خون بند ہوگیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 18 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کے لئے عجوہ کھجور تجویز فرمائی نیز عجوہ کھجور (مدینہ

❶ صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2788

❷ كتاب المغازی ، باب ما اصاب النبی ﷺ من الجراح يوم احد

منورہ میں کھجور کی ایک خاص قسم) زہر اور جادو کا بھی علاج ہے۔

عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَ لاَ سِحْرٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص جس روز صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے اس روز وہ زہر اور جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 19 کلونجی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلاَّ السَّامَ)) وَالسَّامُ اَلْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ اَلشُّوْنِيْزُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ''سیاہ دانے میں سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔'' سام کا مطلب ''موت'' ہے اور سیاہ دانہ سے مراد ''کلونجی'' ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 20 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زخم کا علاج کرنے کے لئے مہندی استعمال فرماتے تھے۔

عَنْ سَلْمٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَوْلاَةُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : كَانَ لاَ يُصِيْبُ النَّبِيَّ ﷺ قَرْحَةٌ وَلاَ شَوْكَةٌ اِلاَّ وَضَعَ عَلَيْهِ الْحَنَّاءَ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (حسن)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم آتا یا کانٹا چبھتا تو اس پر مہندی لگاتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1905
❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1483
❸ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2821

مَسئلہ 21 نبی اکرم ﷺ نے پاؤں میں موچ کا علاج سینگی لگوا کر کیا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِحْتَجَمَ عَلٰی وِرْکِهٖ مِنْ وَثْءٍ کَانَ بِهٖ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ❶ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پاؤں میں موچ آنے کی وجہ سے کولہے پر سینگی لگوائی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 22 بینائی تیز کرنے کے لئے رسول اکرم ﷺ سرخ سرمہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((عَلَیْکُمْ بِالْاَثْمَدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّهٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَ یُنْبِتُ الشِّعْرَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سرخ سرمہ رات کو سوتے وقت استعمال کیا کرو، اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور بال بڑھتے ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 23 اللہ تعالیٰ نے کھنبی کو آنکھوں کے لئے شفا بخش بنایا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا : اَلْکَمْاَةُ جُدَرِیُّ الْاَرْضِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْکَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَاءٌ لِلْعَیْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ هِیَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❸ (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھنبی کے بارہ میں کہا ''یہ زمین کی چیچک ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کھنبی تو ''من'' (بنی اسرائیل کے لئے آسمانی نعمت) کی قسم ہے۔ اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے اور عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے۔ اس میں زہر کا تریاق ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❶ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3282
❷ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2819
❸ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1689

مَسئلہ 24 شہد میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِ ﷺ فَقَالَ((اِنَّ اَخِیْ اِسْتَطْلَقَ بَطْنُہٗ)) فَقَالَ ((اِسْقِہٖ عَسَلاً))فَسَقَاہُ ثُمَّ جَاءَہٗ قَالَ((یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدْ سَقَیْتُہٗ عَسَلاً فَلَمْ یَزِدْہُ اِلاَّ اِسْتِطْلاَقًا؟))فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ((اِسْقِہٖ عَسَلاً))فَسَقَاہُ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ((یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدْ سَقَیْتُہٗ فَلَمْ یَزِدْہُ اِلاَّ اِسْتِطْلاَقًا؟)) قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ((صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ اِسْقِہٖ عَسَلاً)) فَسَقَاہُ فَبَرَأَ ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''میرے بھائی کو اسہال کی شکایت ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسے شہد پلا'' اس آدمی نے اپنے بھائی کو شہد پلایا وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے شہد پلایا ہے اس کے اسہال زیادہ ہو گئے ہیں'' ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسے شہد پلا'' اس آدمی نے بھائی کو پھر شہد پلایا وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے شہد پلایا ہے لیکن اس کے اسہال بڑھ گئے ہیں'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ نے سچ فرمایا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اسے شہد پلا'' چنانچہ اس نے پھر بھائی کو شہد پلایا اور اللہ نے اسے شفا دے دی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 25 زمزم کے پانی میں شفا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ)) ۔رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ❷ (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''زمزم کا پانی جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 26 سنا اور زیرہ میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

عَنْ اُبَیِّ ابْنِ اُمِّ حَرَامٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((عَلَیْکُمْ بِالسَّنٰی

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1697
❷ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2784

وَالسَّنُّوْتِ فَاِنَّ فِیْهِمَا شِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ اِلاَّ السَّامَ))۔رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت ابی بن ام حرام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ "سنا اورزیرہ میں موت کے علاوہ ہر چیز کے لئے شفا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سنوت کا لفظ زیرہ اور پنیر دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

مَسئلہ 27 بیماری دور کرنے کے لئے ہاتھ میں کڑا، چھلا، منکا یا دھاگا وغیرہ باندھنا منع ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْبَلَ اِلَیْهِ رَهْطٌ فَبَایَعَ تِسْعَةً وَاَمْسَكَ عَنْ وَاحِدٍ فَقَالُوْا ((یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بَایَعْتَ تِسْعَةً وَتَرَکْتَ هٰذَا ؟)) قَالَ ((اِنَّ عَلَیْهِ تَمِیْمَةً)) فَاَدْخَلَ یَدَهُ فَقَطَعَهَا فَبَایَعَهُ وَقَالَ ((مَنْ عَلَّقَ تَمِیْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ۔رَوَاهُ اَحْمَدُ❷ (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جماعت (اسلام لانے کے لئے) حاضر ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نو آدمیوں سے بیعت لی اور دسویں آدمی کی بیعت لینے سے ہاتھ روک لیا تو انہوں نے پوچھا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے نو آدمیوں کی بیعت تو لے لی ہے اور اس ایک آدمی کی بیعت نہیں لی۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اس نے تمیمہ (تعویذ، چھلا، منکا یا دھاگا وغیرہ)" باندھا ہوا ہے۔" چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اسے کاٹ دیا اور اس کے بعد اس سے بیعت لی پھر ارشاد فرمایا "جس نے تمیمہ لٹکایا اس نے شرک کیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 28 جادو کے ذریعہ جادو کا علاج کرنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ ((هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ))۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو کے ذریعہ جادو کا علاج کرنے کے بارے

❶ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2784
❷ سلسلة احادیث الصحیحة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 492
❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3277

میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ شیطانی فعل ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 29 شرکیہ کلمات سے پاک دم جائز ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الاَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ ((اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لاَ بَاْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْ شِرْكٍ)) ۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ! آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے وہ دم پڑھ کر سناؤ'' (سننے کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا ''ایسے دم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 30 شرکیہ افعال سے بعض اوقات مشکلات اور بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

مَسئلہ 31 شرکیہ دم اور شرکیہ تعویذ کرنا منع ہے۔

مَسئلہ 32 مسنون دم کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ))قَالَتْ ((قُلْتَ لِمَ تَقُوْلُ هٰذَا ؟ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِىْ تَقْذِفُ وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَى فُلاَنَ الْيَهُوْدِيِّ يَرْقِيْنِيْ فَاِذَا رَقَانِيْ سَكَنَتْ)) فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ((اِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَاِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلِىْ كَمْ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ)) يَقُوْلُ ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لاَ شِفَاءَ اِلاَّ شِفَائُكَ شِفَاءً لاَّ يُغَادِرُ سَقَمًا)) ۔رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دم ٹونے اور تعویذ شرک ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا ''عبداللہ! تم یہ کیسے کہتے ہو؟ مجھے آنکھ

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1462

❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3288

میں شدید درد تھا۔فلاں یہودی جس کے ہاں ہمارا آنا جانا ہے، اس نے مجھے دم کیا اور مجھے آرام آ گیا۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''یہ آنکھ کی تکلیف شیطان کا کام تھا جو اپنے ہاتھ سے تیری آنکھ کو اذیت پہنچا رہا تھا، جب اس (یہودی) نے دم کیا تو شیطان باز آ گیا۔زینب! تجھے دم کرنے کے لئے وہ کلمات کافی تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دم کے لئے یہ کلمات ارشاد فرماتے ''اے لوگوں کے رب !اس بیماری کو دور فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے، ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری باقی نہ چھوڑے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 33 بیمار آدمی پر دایاں ہاتھ پھیر کر اللہ سے شفا کے لئے مندرجہ ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَتٰى مَرِيْضًا اَوْ اُتِیَ بِهٖ قَالَ ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس جاتے یا کوئی مریض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا تو فرماتے ''اے لوگوں کے رب! اس بیماری کو دور فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے، ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری باقی نہ چھوڑے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 34 برص، کوڑھ، دیوانگی اور مختلف بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرْصِ وَمِنْ سَيِّیءِ الْاَسْقَامِ))۔رَوَاهُ النَّسَائِیُّ❷ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یا اللہ! میں جنون، کوڑھ، برص اور بری بیماریوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1961

❷ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 5068

مسئلہ 35 جادو کے اثر سے محفوظ رہنے کے لئے معوذات پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔

مسئلہ 36 دم کرتے وقت جسم پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ ـ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''نبی اکرم ﷺ (جادو کے اثر سے) جب بیمار ہوئے تو معوذات پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرتے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنے جسم پر پھیرتے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 37 کسی جگہ درد ہو تو وہاں ہاتھ رکھ کر یہ مسنون دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ شَكَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهِ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَاَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلاَثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ))ـ رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد سے میرے جسم میں درد رہتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا ''جس جگہ درد ہے وہاں ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ یہ دعا مانگو'' میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے وسیلہ سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے لاحق ہے یا جس کے لاحق ہونے کا مجھے خدشہ ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 38 نظر میں اثر ہے۔

مسئلہ 39 بری نظر سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل کلمات پڑھنے چاہئیں۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ ـ رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1704
❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1447
❸ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1454

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آنے والی ہوتی تو نظر ہوتی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : کَانَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَ یَقُوْلُ ((اِنَّ اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُ بِھَا اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحَاقَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَھَامَّۃٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لاَمَّۃٍ))۔رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے لئے پناہ مانگتے اور فرماتے ''تم دونوں کا باپ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ذریعے اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے پناہ مانگا کرتے۔ میں تم دونوں کے لئے ہر شیطان، تکلیف دہ جانور اور نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کامل اور پر اثر کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اپنے لئے دعا مانگنے والے کو اَعِیْذُکُمَا کی جگہ اَعُوْذُ کہنا چاہئے۔

مَسئلہ 40 بیماری میں دم دوا نہ کروانے اور محض اللہ پر بھروسہ کرنے کی فضیلت۔

عَنْ عَمْرَانِ ابْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ((یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِی سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ)) قَالُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ، قَالَ ﷺ ((ھُمَ الَّذِیْنَ لاَ یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ))۔مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ❷

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میری امت سے ستر ہزار آدمی حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے۔'' صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو دم نہیں کرواتے، بُرا شگون نہیں لیتے بلکہ (ہر معاملے میں) محض اللہ پر توکل کرتے ہیں۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 41 کسی بیمار یا مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر یہ دعا مانگنی چاہئے۔

---

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1418

❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 101

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ رَاَیْ مُبْتَلًی فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً لَمْ یُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلاءُ))۔رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی مصیبت زدہ (یا بیمار) آدمی کو دیکھ کر کہا ''اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا ہے جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور (اس اللہ کا شکر ہے) جس نے مجھے بہت سی دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔'' وہ کبھی اس مصیبت میں گرفتار نہیں ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 42 زندگی کے آخری لمحات میں درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَصْغَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَبْلَ اَنْ یَمُوْتَ ، وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَیَّ ظَهْرَهُ فَسَمِعْتُهُ ، یَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ))۔رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات مبارک سے پہلے میں نے جھک کر آپ ﷺ کی بات سنی اس وقت آپ ﷺ اپنی پشت کی ٹیک میرے ساتھ لگائے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق سے ملا دے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2729
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1705

بَـابُ الْمَـوْتِ وَالْمَيِّتِ

موت اور میت کے مسائل

مَسْئلہ 43 اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش رکھنی چاہئے۔

عَـنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷛ قَالَ :قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَحبَ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهِ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهِ لِقَائَهُ))۔مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عبادہ بن صامت ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 44 موت سے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ﷛اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ((اَثْنَتَان يكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ وَ الْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قَلَّةُ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ۔رَوَاهُ اَحْمَدُ❷ (صحيح)

حضرت محمود بن لبید ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''دو چیزوں کو آدمی ناپسند کرتا ہے پہلی چیز موت حالانکہ موت مؤمن کے لئے فتنوں کے مقابلے میں بہتر ہے دوسری چیز مال کی کمی ہے حالانکہ مال کی کمی (قیامت کے روز) آسان حساب کا سبب بنے گی۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 45 موت کی آرزو کرنا ناجائز ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 2118
❷ سلسلة احادیث الصحیحة ، للالبانی ، الجزی الثانی ، رقم الحدیث 813

مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَزْدَادَ خَیْرًا وَ إِمَّا مَسِیْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَسْتَعْتِبَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اگر کوئی نیک آدمی ہے تو اپنی نیکیوں میں اضافہ کرے گا اور اگر گنہگار ہے تو ممکن ہے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 46 شدید تکلیف میں موت کی آرزو کرنے کا طریقہ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((لاَ یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهٗ فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ فَاعِلاً فَلْیَقُلْ أَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَیَاةُ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کوئی بھی آدمی تکلیف یا مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر اس کے بغیر چارہ نظر نہ آئے تو یوں کہنا چاہئے ''یا اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے زندہ رہنے میں بھلائی ہے اور مجھے اس وقت وفات دے جب وفات میں میرے لئے بھلائی ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 47 شہادت کی موت کے لئے آرزو اور دعا کرنا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ ۔رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❹

---

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1960
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1958
❸ کتاب الجهاد، باب تمنی الشهادة
❹ کتاب الجهاد، باب تمنی الشهادة

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے ”یا اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت کی موت نصیب فرما۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 48 موت کی تکلیف ناقابل بیان ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَ اِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَ ذَاقِنَتِيْ فَلاَ أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان فوت ہوئے۔ بوقت وفات آپ ﷺ کی تکلیف دیکھنے کے بعد میں نے کبھی کسی کے بارے میں موت کی تکلیف کم ہونے کا تصور تک نہیں کیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 49 موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لذتوں کو مٹانے والی چیز، یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔“ اسے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 50 مرنے والے کے قریب بیٹھ کر لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالاَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے مرنے والے کو لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه کی تلقین کیا کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 51 موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے معافی اور بخشش کی توقع غالب رہنی چاہئے۔

❶ مختصر صحيح بخارى ، للزبيدى ، ، رقم الحديث 1706
❷ صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1877
❸ مختصر صحيح مسلم ، للالبانى ، رقم الحديث 453

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلاَ ثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ ((لاَ يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلاَّ وَ هُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''مرتے وقت انسان کو اللہ پر حسن ظن رکھنا چاہئے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَابٍّ وَ هُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ : وَاللّٰهِ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنِّيْ اَرْجُو اللّٰهَ وَ اِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ ، فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطَنِ إِلاَّ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَ آمَنَهُ مِمَّا يُخَافُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ❷ (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک قریب المرگ نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا ''تم کیا محسوس کرتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم ! میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پُر امید بھی ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس موقع پر جب کسی کے دل میں خوف اور امید جمع ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ حسبِ امید فضل و کرم کرتے ہیں اور حسبِ خوف محفوظ و مامون رکھتے ہیں۔'' اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 52 مرتے وقت کلمہ پڑھنا باعث نجات ہے۔

مَسئلہ 53 ہر مسلمان کو خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلاَمِهٖ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❸ (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مرتے وقت جس کی زبان پر آخری الفاظ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 455
❷ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 785
❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2673

مسئلہ 54 موت کے وقت پیشانی پر پسینہ آنا ایمان کی علامت ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنِّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحيح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''موت کے وقت مومن کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے۔'' اسے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 55 جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن کی موت فتنہ قبر سے نجات کا باعث ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلاَّ وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو اللہ اسے قبر کے فتنہ سے بچا لے گا۔'' اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : فوت شدہ آدمی کا مؤحد اور متبع سنت ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ 56 شہادت کی موت، قرض کے علاوہ باقی تمام گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلاَّ الدَّيْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قرض کے علاوہ شہید کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 57 اچانک موت مومن کے لئے رحمت اور غیر مومن کے لئے عذاب ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ

❶ صحيح سنن النسائى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1724
❷ صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 858
❸ مختصر صحيح مسلم، للالبانى ، رقم الحديث 1048

الْأَسَفِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❶ وَ زَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ ((مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْكَافِرِ وَ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ)) ❷

حضرت عبیداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اچانک موت غضب الٰہی کی پکڑ ہے۔'' اسے ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور رزین نے اپنی کتاب میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ''موت کا اچانک آنا، کافر کے لئے غضب الٰہی کی پکڑ ہے اور مومن کے لئے باعث رحمت ہے۔''

مسئلہ 58 بری موت سے پناہ مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِی الْيَسَرِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرَدِّيْ وَالْهَدَمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِيْقِ وَالْغَرَقِ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ أَنْ اَقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتُ لَدِيْغًا)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❸ (صحيح)

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ''یا اللہ! بڑھاپے کی عمر میں مرنے اور بلندی سے گر کر مرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، کسی چیز کے اپنے اوپر گرنے سے واقع ہونے والی موت اور غم سے آنے والی موت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، نیز آگ میں جل کر مرنے اور پانی میں ڈوب کر مرنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں، نیز مرتے وقت شیطان کے کسی بھی حملے سے پناہ مانگتا ہوں، تیری راہ میں (جہاد کرتے وقت) پشت دے کر مرنے سے پناہ مانگتا ہوں، زہریلے جانور کے کاٹنے سے آنے والی موت سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 59 خودکشی کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ، فَسُمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ

❶ صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی، رقم الحديث 2667
❷ مشكوة المصابيح ، كتاب الجنائز، باب تمنی الموت ، الفصل الثانی
❸ صحيح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 5105

فِیْ یَدِہٖ یُجَأْبِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر (خودکشی کی) ہلاک کیا وہ جہنم میں جائے گا اور ہمیشہ اپنے آپ کو اسی طرح پہاڑ سے گراتا رہے گا۔ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ اس کی یہی حالت رہے گی۔ جس نے زہر کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کیا (خودکشی کی) جہنم میں وہی زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے کھاتا رہے گا اور جہنم میں وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا، جس نے اپنے آپ کو کسی ہتھیار سے ہلاک کیا (خودکشی کی) وہی ہتھیار جہنم میں اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا، جہنم میں وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 60 جس شخص کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہو اسے وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْهِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ وَ وَصِیَّةٌ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر کسی مسلمان کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہے تو اسے لکھے بغیر دو راتیں بھی نہیں گزارنی چاہئیں۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 61 موت کے وقت آدمی کو اپنے سارے مال کا ایک تہائی سے زیادہ صدقہ کرنے کی وصیت نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِیْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ یَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَیْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَزَّأَهُمْ اَثْلاَثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَیْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَیْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَ قَالَ لَهٗ قَوْلاً شَدِیْدًا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ❸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے (سارے) چھ

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1982
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1194
❸ نیل الاوطار ، کتاب الوصایا ، باب فی ان تبرعات المریض من الثلث

غلام آزاد کردیئے اس کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان غلاموں کو بلایا اور ان کے تین حصے کئے ان میں قرعہ ڈالا، دو غلام آزاد کردیئے اور چار غلام باقی رکھے اور مرنے والے کو آپ ﷺ نے سخت ڈانٹ پلائی۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 62 مرنے کے بعد میت کی آنکھیں بند کردینی چاہئیں۔

مَسئله 63 میت کے پاس بھلائی اور خیر کی باتیں کرنی چاہئیں۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا حَضَرْتُمْ مَوْتَاكُمْ فَأَغْمِضُوا الْبَصَرَ فَإِنَّ الْبَصَرَ يَتْبَعُ الرُّوْحَ وَ قُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تُؤَمِّنُ مَا قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم فوت ہونے والوں کے پاس موجود ہو تو ان کی آنکھیں بند کردیا کرو کیونکہ (جب فرشتے روح قبض کرکے واپس جاتے ہیں تو) نظر روح کے پیچھے ہوتی ہے اور (مُردوں کے پاس بیٹھ کر) بھلی بات کہو کیونکہ گھر والوں کی باتوں پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔'' اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 64 کسی کے مرنے پر مندرجہ ذیل الفاظ کہنے مسنون ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِنْهَا إِلاَّ آجَرَهُ اللّٰهُ فِىْ مُصِيْبَتِهٖ وَاَخْلَفَ لَهٗ خَيْرًا مِنْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی مسلمان مصیبت کے وقت یہ دعا مانگے، جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، تو اللہ اس مسلمان کو پہلے سے بہتر بدلہ عطا فرمائے گا'' ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے۔ یا اللہ! مجھے میری مصیبت کے عوض بہتر اجر دے اور اس سے بہتر بدلہ عطا فرما۔'' اللہ تعالیٰ اس کو پہنچنے والی مصیبت کا اجر عطا کرتا ہے اور اسے اس کے نعم البدل سے بھی نوازتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1190
[2] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی، رقم الحدیث 461

مَسئلہ 65 میت کو چادر سے ڈھانپ دینا چاہئے۔

عَـنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا : قَالَتْ سُجِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ مَاتَ بِثَوْبٍ بِبُرْدِ حِبْرَةٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو انہیں ایک یمنی چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 66 میت کے ورثاء کو میت کا قرض فوراً اتار دینا چاہئے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَـفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِىُّ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مومن کی روح اس وقت تک جنت میں جانے سے رُکی رہتی ہے جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔'' اسے احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 67 میت کی خبر بھجوانا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَـعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِىَّ فِى الْيَوْمِ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ فَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَ كَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کی موت کی خبر اسی روز لوگوں کو بھجوائی جس روز وہ فوت ہوا۔ پھر لوگوں کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے اور نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی، جس میں چار تکبیریں کہیں۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 68 مرنے والے کی خوبیوں کا ذکر کرنا چاہئے لیکن اس کی برائیوں کا ذکر کرنا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِىِّ ﷺ هَالِكٌ بِسُوْءٍ فَقَالَ ((لاَ

❶ مختصر صحيح مسلم ، للالبانى ، رقم الحديث 457
❷ صحيح سنن ابن ماجه ، للالبانى ، الجزء الثانى، رقم الحديث 1957
❸ مختصرصحيح مسلم ، للالبانى ، رقم الحديث 475

تَذْکُرُوْا هَلْکَاکُمْ اِلاَّ بِخَیْرٍ)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی مرنے والے کا ذکر برائی کے ساتھ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے فوت شدگان کا ذکر بھلائی کے سوا (یعنی برائی سے) نہ کرو۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مُردوں کو برا نہ کہو جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا ہے وہ اس کا بدلہ پاچکے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 69 **حالت غم میں میت پر رونا، چیخنا، چلانا یا ماتم کرنا منع ہے۔**

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُیُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ❸

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے (حالت غم میں) اپنا چہرہ پیٹا، اپنا دامن پھاڑا اور جاہلیت کی باتیں کیں، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 70 **جس گھر میں ماتم اور نوحہ کرنے کی رسم ہو اس گھر میں مرنے والا اگر اپنے مرنے سے پہلے نوحہ کرنے سے منع نہ کرے تو مرنے کے بعد نوحہ کرنے والوں کا عذاب میت کو ہوگا۔**

مَسئله 71 **اگر مرنے والا نوحہ اور ماتم کرنے کی وصیت کرے اور پسماندگان باز نہ آئیں، تب نوحہ کا عذاب میت کو نہیں ہوگا۔**

---

❶ صحیح سنن ابی النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1827

❷ صحیح سنن ابی النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1828

❸ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 657

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ))مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس میت پر نوحہ کیا جائے اس نوحہ کی وجہ سے اس میت کو عذاب ہوتا ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مُردے کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 72 موت پر صبر کرنے کی جزا جنت ہے۔

مَسئله 73 قابل ثواب صبر وہی ہے جو صدمہ کے فوراً بعد کیا جائے۔

عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ ابْنَ آدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَ احْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدَمَةِ الْاُوْلٰى لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❸ (حسن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''اے ابن آدم! اگر تو نے صدمہ کے فوراً بعد ثواب کی نیت سے صبر کیا تو میں تیری جزا کے لئے جنت پسند کروں گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 74 میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔

مَسئله 75 میت پر خاموشی سے آنسو بہانا یا رونا جائز ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ ، قَالَ : فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❹

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 656
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 663
❸ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1298
❹ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 653

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بیٹی کی تدفین کے وقت موجود تھے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قبر کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ قَبَّلَ النَّبِیَّ ﷺ وَ هُوَ مَیِّتٌ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بوسہ دیا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ لَمَّا مَاتَ حَضَرَهُ النَّبِیُّ ﷺ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَأَعْرِفُ بُکَاءَ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ بُکَاءِ عُمَرَ وَ اَنَا فِیْ حُجْرَتِیْ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ❷ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس پہنچے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنے حجرے میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے رونے کی آوازیں مَیں الگ الگ پہچان رہی تھی۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَ هُوَ مَیِّتٌ وَ هُوَ یَبْکِیْ أَوْ قَالَ عَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو مرنے کے بعد بوسہ دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان کی میت پر رو رہے تھے یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 76 صبر کرنا جہنم کی آگ سے رکاوٹ اور جنت میں گھر حاصل کرنے کا

---

❶ صحیح ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1192
❷ منتقی الاخبار ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1939
❸ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 788

ذریعہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اجْعَلْ لَنَا یَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَ قَالَ ((اَیُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَانُوْا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَ اِثْنَانِ قَالَ وَ اِثْنَانِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ''آپ ﷺ ہمارے لئے (وعظ کرنے کا) ایک دن مقرر فرما دیجئے۔'' رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ''جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں (اور وہ صبر کرے) تو وہ بچے اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ ہوں گے۔'' ایک عورت نے پوچھا ''جس کے دو بچے فوت ہوں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دو بچے بھی جہنم کی آگ میں رکاوٹ ہوں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْأَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَلاَئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ ، فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ ، فَیَقُوْلُ مَا ذَا قَالَ عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَیْتُ الْحَمْدِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب مومن کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے ''کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟'' فرشتے کہتے ہیں ''ہاں!'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''کیا تم نے میرے بندے کے جگر کا ٹکڑا لے لیا ہے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں ''ہاں!'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''پھر میرے بندے نے کیا کہا؟'' فرشتہ کہتا ہے ''اس نے تیری حمد بیان کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔'' اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 77 اہل ایمان کے فوت ہونیوالے نابالغ بچے جنت میں جاتے ہیں۔

---

❶ كتاب الجنائز ، باب فضل من مات له ولد فاحتسب

❷ صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 814

عَنِ الْبَرَاءِ ﷛ لَـمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ ﷛ قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابراہیم رضی اللہ عنہ (فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم) فوت ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابراہیم کو جنت میں دودھ پلانے والی انا موجود ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 78 مشرکین کے فوت ہونے والے نابالغ بچوں کا معاملہ اللہ کے پاس ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے نابالغ بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ ان کے اعمال سے بہتر واقف ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 79 موت کے بعد مومن میاں بیوی کا باہمی تعلق قائم رہتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ جِبْرَئِيْلُ ﷤ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❸ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تصویر سبز ریشمی کپڑے میں (لپیٹ کر) لائے اور کہا ''یہ دنیا اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 695
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 696
❸ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3041

میت کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① مرنے والے کے سر کے قریب قرآن مجید رکھنا۔

② مرنے والے کے پاس سورہ یاسین پڑھنا۔

③ مرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف کرنا۔

④ مرنے والے کے ناخن یا زیر ناف بال صاف کرنا۔

⑤ یہ عقیدہ رکھنا کہ جمعہ کے روز مرنے والے کو ایک یا دو گھڑی کے بعد کبھی عذاب نہیں ہوگا۔

⑥ مرنے والے کی چار پائی کے گرد بیٹھ کر ذکر کرنا۔

⑦ مرنے والے پر صرف فاتحہ پڑھنا۔

⑧ مرنے والے پر نعت خوانی کرنا اور اس کی اجرت وصول کرنا۔

⑨ راہداری (میت اٹھانے سے قبل غلّہ ساتھ رکھنا اور تدفین کے بعد غرباء میں تقسیم کرنے) کی رسم ادا کرنا۔

⑩ مرنے والے کے پاس سورہ بقرہ تلاوت کرنا۔

⑪ حیلہ (میت اٹھاتے وقت میت پر قرآن مجید رکھنا اور رکھنے سے قبل اس کے برابر غلّہ یا پیسے مولوی صاحب کو دینے) کی رسم ادا کرنا۔

⑫ بیوی کے فوت ہونے پر خاوند کے لئے بیوی کو غیر محرم قرار دینا۔

⊙⊙⊙

بَـابُ التَّـعْــزِيَـــةِ
تعزیت کے مسائل

مَسئلہ 80 تعزیت کرنا سنت ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَزَّى أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي مُصِيْبَةٍ كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةً خَضْرَاءَ يُحْبَرُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يُحْبَرُ؟ قَالَ ((يُغْبَطُ)) رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ ❶ (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اپنے مومن بھائی کی مصیبت میں اس سے تعزیت کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سبز حلّہ پہنائے گا جس پر قیامت کے دن رشک کیا جائے گا۔لوگوں نے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ! "یحبر" سےکیا مراد ہے؟'' فرمایا "یغبط" یعنی رشک کیا جائے گا۔'' اسے خطیب اور ابن عسا کر نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 81 میت کے ورثاء سے تعزیت کرنے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

مَسئلہ 82 میت کے لئے دعا کرتے وقت اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔

مَسئلہ 83 میت کے پاس بیٹھ کر بھلائی کی بات کرنی چاہئے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَ قَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ، ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهٖ فَقَالَ ((لاَ تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلاَّ بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلاَئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ، ثُمَّ قَالَ : [أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقْبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ

❶ احكام الجنائز ، للالبانى ، رقم الصفحه 163

وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ]) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے ۔اس وقت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں ۔نبی اکرم ﷺ نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا ''جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے تعاقب میں جاتی ہے۔'' گھر والے اس بات پر رونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اپنے مرنے والوں کے حق میں بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' پھر نبی اکرم ﷺ نے (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے حق میں) یہ دعا فرمائی ''یا اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان کی حفاظت فرما ، یا رب العالمین ! ہم سب کو اور مرنے والے کو معاف فرما ، میت کی قبر کشادہ کر دے اور اسے نور سے بھر دے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : میت کے حق میں دعا کرتے وقت حدیث میں ابوسلمہ کے الفاظ کی جگہ میت کا نام لینا چاہئے۔

مَسئله 84 کسی بھی عزیز یا رشتہ دار کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔

مَسئله 85 عورت کو اپنے شوہر کی موت پر چار ماہ دس دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لاَ يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ اِلاَّ عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ اَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشْرًا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❷

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والی کسی خاتون کے لئے کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ اور شوہر کی میت پر چار ماہ دس دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَمْهَلَ النَّبِيُّ ﷺ آلَ جَعْفَرٍ ثَلاَ ثًا

❶ احکام الجنائز ، للالبانی، رقم الصفحه 12

❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 650

اَنْ یَاْتِیَھُمْ ثَمَّ اَتَاھُمْ فَقَالَ ((لاَ تَبْکُوْ عَلٰی اَخِیْ بَعْدَ الْیَوْمِ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ وَ النِّسَائِیُّ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر) تین دن تک لوگوں کو آنے جانے کی اجازت دی۔ تین دن کے بعد نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا "آج کے بعد میرے بھائی کا سوگ نہ کیا جائے۔" اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ : تُوُفِّیَ اِبْنُ لِاُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَۃَ فَتَمَسَّحَتْ بِہٖ وَ قَالَتْ نُھِیْنَا اَنَّ نُحِدَّ اَکْثَرَ مِنْ ثَلاَثٍ اِلاَّ بِزَوْجٍ ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہوگیا۔ تیسرے دن انہوں نے زرد خوشبو منگوا کر استعمال کی اور فرمایا "ہمیں شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 86 جس گھر میں وفات ہو ان کے ہاں کھانا پکا کر بھجوانا سنت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِصْنَعُوْا لِآلَ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ اَوْ أَمْرٌ یَشْغَلُھُمْ)) رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "جب جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے اہل و عیال کے لئے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا "ان لوگوں پر ایسی مصیبت آئی ہے یا فرمایا ایسا موقع آیا ہے جس میں وہ کھانا نہیں پکا سکیں گے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 87 تعزیت کے موقع پر بین کرنا، چیخنا، چلانا، کپڑے پھاڑنا اور ماتم کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((أَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ

❶ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 4823
❷ کتاب الجنائز ، باب احداد المراۃ علی غیر زوجھا
❸ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1306

الْـجَـاهِلِيَّةِ لاَ يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِـالـنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَ قَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت میں زمانہ جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنہیں لوگ نہیں چھوڑیں گے (1) اپنے حسب پر فخر کرنا (2) دوسرے کے حسب پر طعنہ زنی کرنا (3) تاروں سے بارش طلب کرنا (4) (مرنے والوں پر) بین کرکے رونا۔'' نیز فرمایا ''بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے قبل توبہ نہیں کرے گی، تو اسے قیامت کے روز کھڑا کرکے گندھک کا پائجامہ اور کھجلی (خارش) کا کرتا پہنایا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَـنْ أُمِّ عَـطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ ((أَنْ لاَ نَنُوْحَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لیتے وقت عہد لیا تھا کہ ''ہم نوحہ نہیں کریں گی۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 88 تعزیت کے وقت خاموشی سے آنسو بہانا یا رونا جائز ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 75 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئلہ 89 اہل میت کو بڑے یا چھوٹے کھانے کا اہتمام کرنا منع ہے۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا نَرَى الْإِجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ ، وَ صَنْعَةَ الطَّعَامِ مِنَ النِّيَاحَةِ ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحيح)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میت دفن کرنے کے بعد اہل میت کے گھر جمع ہونا اور ان کے ہاں کھانا کھانا ہم نوحہ میں شمار کیا کرتے تھے۔'' اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

❶ مختصر صحيح مسلم ، للالباني ، رقم الحديث 463
❷ مختصر صحيح مسلم ، للالباني، رقم الحديث 664
❸ صحيح سنن ابن ماجه ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1308

تعزیت کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① تعزیت کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔

② تعزیت کے لئے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا۔

③ تعزیت کے لئے آنے والے آدمی کا پہلے سے موجود افراد کو بار بار اجتماعی دعا کے لئے درخواست کرنا۔

④ تین دن سے زیادہ اہل میت کے گھر یا کسی دوسری جگہ بیٹھنے کا اہتمام (پھوڑی ڈالنا) کرنا۔

⑤ وفات کے بعد پہلی شب برات یا پہلی عید کے موقع پر نئے سرے سے تعزیت اور سوگ کا اہتمام کرنا۔

◆◆◆

بَــابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ
غسل میت کے مسائل

مَسئله 90 میت کوغسل دینے سے پہلے اچھی طرح ٹٹولنا چاہئے تاکہ اگر پیٹ میں کوئی فضلہ وغیرہ ہوتو وہ خارج ہوجائے اور جسم اچھی طرح پاک و صاف ہوجائے۔

مَسئله 91 قریب ترین رشتہ داروں کومیت لحد میں اتارنی چاہئے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷛ قَالَ غَسَّلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ اَرَ شَيْـئًـا وَ كَانَ طَيِّبًا حَيًّا وَ مَيِّتًا وَ وَلّٰى دَفْنَهٗ وَ اِجْنَانَهٗ دُوْنَ النَّاسِ أَرْبَعَةٌ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ وَالْفَضْلُ وَصَالِحٌ ﷛ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ لَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَحْدًا فَنَصَبَ عَلَيْهِ اللَّبِنَ نَصْبًا ۔ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ❶ (صحيح)

حضرت علی ﷛ فرماتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کوغسل دینے لگا تو آپ ﷺ کے جسم اطہر کوٹٹولا ،کوئی چیز نہ پائی۔رسول اللہ ﷺ جس طرح زندگی میں پاک صاف تھے اسی طرح اپنی وفات کے بعد بھی پاک اور صاف تھے۔لوگوں میں سے چار آدمی آپ ﷺ کا جسم اطہر قبر میں اتارنے پر مامور ہوئے،ان میں حضرت علی ﷛(آپ ﷺ کے داماد) حضرت عباس ﷛(آپ ﷺ کے چچا)،حضرت فضل ﷛ (آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی) اور آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت صالح ﷛ شامل تھے۔ان حضرات نے رسول اللہ ﷺ کولحد میں اتارا اوراوپر کچی اینٹیں نصب کیں۔اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ احكام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحه 148

مسئلہ 92 میت کے غسل کا آغاز وضو سے کرنا چاہئے۔

مسئلہ 93 غسل کے لئے استعمال ہونے والے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا مسنون ہیں۔

مسئلہ 94 غسل طاق (تین، پانچ یا سات) مرتبہ دینا چاہئے۔

مسئلہ 95 آخری بار غسل دینے کے لئے پانی میں کافور ڈالنا مسنون ہے۔

مسئلہ 96 میت خاتون ہو تو غسل کے بعد سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر پیچھے ڈال دینی چاہئیں۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ ((اِغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ)) فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ ((اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((اِغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَ ابْدَءُ وْا بِمَيَامِنِهَا وَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا)) فَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلاَثَةَ قُرُوْنٍ وَ اَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم رسول اکرم ﷺ کی بیٹی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کو غسل دے رہی تھیں، تو آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ''اسے تین یا پانچ مرتبہ یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دینا اور پانی میں بیری کے پتے ڈال لینا جب تم غسل دے چکو تو مجھے اطلاع دینا۔'' چنانچہ جب ہم فارغ ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے (اپنا تہہ بند ہماری طرف پھینکا اور فرمایا ''یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔'' ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں ''اسے طاق مرتبہ یعنی تین، پانچ یا سات مرتبہ غسل دو اور آغاز وضو کے اعضاء سے داہنی طرف سے کرو۔'' حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے (غسل کے بعد) سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں اور انہیں پیچھے کی طرف کر دیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---
[1] مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، رقم الحدیث 1638

مَسئلہ 97 غسل دینے والا میت میں کوئی ناگوار چیز دیکھ کر پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَسَتَرَهٗ سَتَرَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ مَنْ كَفَّنَ مُسْلِمًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ ❶ (حسن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی میت کو غسل دیا (اور کوئی ناگوار چیز دیکھ کر) اس کی پردہ پوشی کی اللہ اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کو کفن دیا اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) سندس کا لباس پہنائے گا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 98 میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَ مِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ یَعْنِی الْمَیِّتَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میت کو غسل دینے کے بعد غسل ہے اور میت کو کندھا دینے کے بعد وضو ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَیْسَ عَلَیْكُمْ فِیْ غُسْلِ مَیِّتِكُمْ غَسْلٌ اِذَا غَسَّلْتُمُوْهُ فَاِنْ مَیِّتَكُمْ لَیْسَ بِنَجَسٍ فَحَسْبُكُمْ اَنْ تَغْسِلُوْا اَیْدِیَكُمْ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَیْهَقِیُّ ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میت کو غسل دو تو تم پر غسل واجب نہیں کیونکہ میت نجس نہیں ہے، لہٰذا یہی کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھ دھولو۔'' اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 99 شہید کے لئے غسل نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَجْمَعُ

❶ سلسلة احادیث الصحیحة ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 2353
❷ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 791
❸ احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحه 53

بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ ((اَیُّھُمْ اَکْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْآنِ)) فَاِذَا اُشِیْرَ لَهٗ اِلٰی اَحَدِھِمَا قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ وَ قَالَ ((اَنَا شَھِیْدٌ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) وَ اَمَرَ بِدَفْنِھِمْ فِیْ دِمَاءِ ھِمْ وَ لَمْ یُغَسَّلُوْا وَ لَمْ یُصَلَّ عَلَیْھِمْ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو شہیدوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے۔ پھر پوچھتے ''ان دونوں میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟'' لوگوں کے بتانے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے ''قیامت کے دن میں ان کی (شہادت کی) گواہی دوں گا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا نہ انہیں غسل دیا نہ ان پر نماز پڑھی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جنگی صورت حال کے پیش نظر شہداء کی نماز جنازہ موخر کی جا سکتی ہے۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 148

مَسْئله 100 خاوند، بیوی کو اور بیوی، خاوند کو بلا کراہت غسل دے سکتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھَا قَالَتْ : رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْبَقِیْعِ فَوَجَدَنِیْ وَ اَنَا اَجِدُ صُدَاعًا فِیْ رَأْسِیْ وَ اَنَا اَقُوْلُ وَارَأْسَاهُ ، فَقَالَ ((بَلْ اَنَا یَا عَائِشَةُ ! وَارَأْسَاهُ)) ثُمَّ قَالَ ((مَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِیْ فَقُمْتُ عَلَیْكِ فَغَسَّلْتُكِ وَ كَفَّنْتُكِ وَ صَلَّیْتُ عَلَیْكِ وَ دَفَنْتُكِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ❷ (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع سے ایک جنازہ پڑھ کر تشریف لائے اور مجھے تلاش کیا۔ میرے سر میں درد تھا اور میں کہہ رہی تھی ''ہائے میرا سر پھٹا جا رہا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں! بلکہ میرا سر، اے عائشہ!'' اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو جاؤ تو تمہارے سارے کام میں خود کروں گا، خود تمہیں غسل دوں، خود تمہیں کفن پہناؤں اور خود تمہاری نماز جنازہ پڑھ کر دفن کروں اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔'' اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھَا قَالَتْ : لَوْ كُنْتُ اَسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَااسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ النَّبِیُّ ﷺ غَیْرَ نِسَائِهٖ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❸ (صحیح)

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 676
❷ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1198
❸ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1196

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے معلوم ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ہی غسل دیتیں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اِمْرَأَةَ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غَسَّلَتْ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ حِيْنَ تُوُفِّیَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ ، فَقَالَتْ : اِنِّیْ صَائِمَةٌ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَیَّ مِنْ غُسْلٍ؟ فَقَالُوْا : لاَ ۔ رَوَاهُ فِی الْمُؤَطَّا❶

حضرت عبداللہ بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وفات کے بعد غسل دیا اور موجود مہاجرین سے دریافت کیا ''میں روزے سے ہوں اور آج شدید سردی کا دن ہے، کیا مجھے ضرور غسل کرنا چاہئے؟'' لوگوں نے کہا ''ضروری نہیں۔'' اسے امام مالک نے موطا میں روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 101 میت کو غسل دینے کے لئے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَ لاَ الْمَرْأَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

❶ کتاب الجنائز ، باب غسل المیت
❷ کتاب الغسل ، باب النہی علناالنظر الی عورۃ الرجل والمراۃ

بَـابُ التَّــكْــفِيْنِ

کفن کے مسائل

مَسْئله 102 زندگی میں جو میت کا سرپرست ہو وہی کفن تیار کرنے کا ذمہ دار ہے۔

مَسْئله 103 کفن، صاف ستھرے اور اچھے کپڑے سے بنانا چاہئے۔

عَـنْ اَبِـیْ قَتَادَةَ ؓ قَـالَ : قَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا وَلِـیَ اَحَـدُكُمْ اَخَاهُ فَلْیُحْسِنْ كَفَنَهٗ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت ابوقتادہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مرنے والے کا ولی اپنے بھائی کے لئے اچھا کفن بنائے۔'' اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئله 104 کسی محتاج یا بے سہارا میت کے لئے کفن تیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سندس کا لباس پہنائیں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 97 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسْئله 105 مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینا مسنون ہے۔

مَسْئله 106 کفن کے لئے سفید کپڑے استعمال کرنا افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ فِیْ ثَلاَثَةِ اَثْوَابٍ یَمَانِیَةٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَیْسَ فِیْهِنَّ قَمِیْصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ❷

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید یمنی چادروں میں کفن دیا گیا جو سحول

---

❶ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1202

❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 673

(لبتی) میں روئی سے بنی ہوئی تھیں ان میں نہ کرتا تھا نہ پگڑی۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 107 عورت کے کفن میں پانچ کپڑے استعمال ہوتے ہیں۔

قَالَ الْحَسَنُ (رَحِمَهُ اللّٰهُ) اَلْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت حسن (بصری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں عورت کے کفن کا پانچواں کپڑا وہی ہے جو قمیص کے نیچے رہتا ہے اس سے عورت کا ستر اور رانیں باندھی جاتی ہیں۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 108 شہید کے لئے نہ کفن ہے نہ غسل، اسی حالت میں اور انہی کپڑوں میں شہید کو دفن کرنا چاہئے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ شُهَدَاءَ اُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوْا وَ دُفِنُوْا بِدِمَاءِ هِمْ وَ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ❷ (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہدائے احد نہ غسل دیئے گئے نہ ان پر نماز پڑھی گئی اور خون (آلود کپڑوں سمیت) دفن کئے گئے۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لاَ يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلاَّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ جُرْحُهٗ يَثْعَبُ اللَّوْنَ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو بھی شخص اللہ کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی کیا گیا ہے پھر بھی جب وہ قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، تو اس حال میں آئے گا کہ (اس کے زخموں سے) سرخ رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا جس سے مشک کی خوشبو آ رہی ہوگی۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ منتقی الاخبار ، الجزء الاول، رقم الحدیث 1804
❷ صحیح سنن ابی داؤد، ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2688
❸ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1213

مَسئلہ 109 میتیں زیادہ اور کفن کم ہونے کی صورت میں ایک کفن میں ایک سے زائد میتیں دفن کی جاسکتی ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 159 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 110 محرم کو احرام کی انہی چادروں میں کفن دینا چاہیے، جو اس نے پہن رکھی ہوں۔

مَسئلہ 111 محرم اور شہید کے علاوہ باقی میتوں پر غسل اور کفن کے بعد خوشبو لگانی جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اغْسِلُوْا الْمُحْرِمَ فِیْ ثَوْبَیْہِ الَّذِیْ أَحْرَمَ فِیْہِمَا وَاغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَ کَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ وَ لاَ تُمِسُّوْہُ بِطِیْبٍ وَ لاَ تُخَمِّرُوْا رَأْسَہٗ فَإِنَّہٗ یَبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُحْرِمًا)) رَوَاہُ النَّسَائِیُّ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''محرم کو احرام کی چادروں میں ہی پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور احرام کی چادروں میں ہی کفن دو، اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو کیونکہ محرم قیامت کے دن حالتِ احرام میں ہی اٹھایا جائے گا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 112 کسی نبی، ولی یا بزرگ کے لباس کا کفن مرنے والے کو عذاب سے نہیں بچا سکتا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : جَاءَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اُبَیِّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ مَاتَ اَبُوْہُ فَقَالَ اَعْطِنِیْ قَمِیْصَکَ اُکَفِّنْہُ فِیْہِ وَ صَلِّ عَلَیْہِ وَاسْتَغْفِرْ لَہٗ فَأَعْطَاہُ قَمِیْصَہٗ وَ قَالَ :((اِذَا فَرَغْتُمْ فَاٰذِنُوْنِیْ)) فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یُصَلِّیَ جَذَبَہٗ عُمَرُ وَ قَالَ أَلَیْسَ قَدْ نَهَی اللّٰہُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ فَقَالَ ((اَنَا بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اَسْتَغْفِرْلَھُمْ اَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ فَصَلّٰی عَلَیْہِ فَأَنْزَلَ اللّٰہُ ﴿ وَ لاَ تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِنْھُمْ مَاتَ اَبَدًا وَ لاَ تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ ﴾

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1796

فَتَرَكَ الصَّلاَةَ عَلَيْهِمْ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا والد عبداللہ بن ابی (منافق) فوت ہوا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (مخلص صحابی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا ''اپنی قمیص مجھے عطا فرمایئے میں اس میں اپنے باپ کو کفن دوں اور اس کے لئے دعا فرمایئے اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھایئے۔'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کفن بنانے کے لئے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو) اپنی قمیص دے دی اور فرمایا ''جب کفن تیار کرلو تو مجھے بتانا۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک لیا اور عرض کیا ''اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع فرمایا ہے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے بخشش کی دعا کروں یا نہ کروں۔ (لہٰذا میں کرنا چاہتا ہوں)'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''جب کوئی منافق مرے تو کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو کر دعائے مغفرت کرنا۔'' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کی نماز جنازہ پڑھانی ترک فرما دی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 113 کفن بنانے، قبر کھودنے اور غسل دینے کی اجرت میت کے مال سے ادا کرنی جائز ہے اس کے بعد قرض ادا کرنا چاہئے، پھر وصیت پوری کرنی چاہئے۔

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَبْدَأُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ بِالدَّيْنِ ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ وَ قَالَ سُفْيَانُ اَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغَسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں (میت کے مال سے) پہلے کفن بنایا جائے پھر قرض ادا کیا جائے پھر وصیت پوری کی جائے۔ سفیان کہتے ہیں قبر کھودنے اور غسل دینے کی اجرت کفن بنانے میں شامل ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2474
❷ کتاب الجنائز ، باب الکفن من جمیع المال

کفن کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① کفن پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ،کلمہ طیبہ،عہد نامہ،کوئی قرآنی آیت یا اہل بیت وغیرہ کے نام لکھنا۔

② علیحدہ کپڑے پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ،کلمہ طیبہ،عہد نامہ،کوئی قرآنی آیت یا اہل بیت وغیرہ کے نام لکھ کر میت کے سینے پر رکھنا۔

③ کفن،آب زمزم میں بھگونا۔

④ بزرگوں کے لباس میں کفن بنانا۔

⑤ یہ عقیدہ رکھنا کہ مذکورہ بالا تمام امور یا کسی ایک پر عمل کرنے سے میت کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

⑥ چھوٹے بچوں کو کفن کی بجائے نئے کپڑے پہنا کر ان میں دفن کرنا۔

⑦ فوت شدہ دولہا یا دولہن کو کفن کی بجائے شادی کے کپڑے یا سہرا پہنا کر دفن کرنا۔

بَـابُ الْجَنَـــــازَةِ

جنازہ کے مسائل

مَسئلہ 114 جنازہ لے جانے میں جلدی کرنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا وَ اِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنازہ کے معاملے میں جلدی سے کام لو اگر مرنے والا نیک ہے تو اس کے لئے بھلائی ہے لہٰذا اسے بھلائی کی طرف (جلدی) پہنچاؤ اگر مرنے والا گنہگار ہے تو اس کے لئے برائی ہے لہٰذا اسے اپنے کندھوں سے جلدی اتار ڈالو۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ ((اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَ اِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلاَّ الْاِنْسَانَ وَ لَوْ سَمِعَهٗ صَعِقَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت ابوسعید خدری ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب جنازہ تیار ہوجاتا ہے اور لوگ اسے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو نیک آدمی کہتا ہے ''مجھے جلدی لے چلو۔'' اگر گناہ گار آدمی ہے تو گھر والوں سے کہتا ہے ''ہائے افسوس! مجھے کہاں لئے جارہے ہو؟'' اس کی یہ آواز انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے۔ اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہوجائیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 669

❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 668

مَسئلہ 115 جنازے کے ساتھ جانا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَ عِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَ اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ تَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں ① سلام کا جواب دینا ② مریض کی تیمار داری کرنا ③ جنازے کے ساتھ جانا ④ دعوت قبول کرنا ⑤ چھینکنے والے کو چھینک کا جواب دینا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 116 عورتوں کا جنازے کے ساتھ نہ جانا افضل ہے۔

عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : نُهِیْنَا عَنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَ لَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے، لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہم پر سختی نہیں فرمائی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 117 جس جنازے کے ساتھ خلافِ شرع کام ہوں اس کے ساتھ جانا منع ہے۔

مَسئلہ 118 جنازے کے ساتھ خوشبو یا آگ وغیرہ لے جانا منع ہے۔

مَسئلہ 119 جنازے کے ساتھ اونچی آواز میں کلمہ طیبہ کا ورد کرنا یا قرآنی آیات پڑھنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❸ (حسن)

❶ صحیح بخاری ، کتاب الجنائز ، باب الامر باتباع الجنائز
❷ مختصر صحیح بخاری، للزبیدی ، رقم الحدیث 649
❸ احکام الجنائز، للالبانی ، رقم الحدیث 70

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ اور ماتم کرنے والی عورتیں ہوں۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَ لاَ نَارٍ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنازے میں (اونچی) آواز یا آگ کے ساتھ نہ چلا جائے۔'' اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قَیْسِ بْنِ عَبَّادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : کَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ ﷺ یَکْرَهُوْنَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْجَنَائِزِ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنازے کے ساتھ آواز بلند کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 120 جنازے کے ساتھ آگے پیچھے، دائیں بائیں چلنا جائز ہے البتہ پیچھے چلنا افضل ہے۔

مَسئلہ 121 جنازے کے ساتھ سواری پر جانا درست ہے لیکن سوار کو جنازے کے پیچھے چلنا چاہئے۔

عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اَلرَّاکِبُ یَسِیْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَ الْمَاشِیْ یَمْشِیْ خَلْفَهَا وَ اَمَامَهَا وَ عَنْ یَمِیْنِهَا وَ عَنْ یَسَارِهَا قَرِیْبًا مِنْهَا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❸ (صحیح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''سوار جنازے کے پیچھے رہے اور پیدل جنازے کے قریب رہتے ہوئے آگے پیچھے، دائیں بائیں چل سکتا ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمَشْیُ خَلْفَهَا اَفْضَلُ مِنَ الْمَشْیِ

❶ احکام الجنائز، للالبانی، رقم الحدیث 70
❷ احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحه 71
❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2723

اَمَامَهَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ ❶ (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنازے کے پیچھے چلنا، آگے چلنے سے افضل ہے۔'' اسے احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 122 جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے اس وقت تک بیٹھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِذَا رَأَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❷

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ نیچے نہ رکھ دیا جائے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 123 جنازہ اٹھانے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 98 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

❶ احکام الجنائز ، للالبانی، رقم الصفحہ 74
❷ صحیح مسلم کتاب الجنائز ، باب متی یقعد اذا قام للجنازة

جنازے کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① جنازے پر پھول ڈالنا یا کوئی دوسری زیب وزینت کرنا۔
② جنازے کے اوپر نقش ونگار والی مزین چادر ڈالنا۔
③ سبز رنگ کی چادر پر کلمہ طیبہ یا دوسری قرآنی آیات وغیرہ لکھ کر جنازے پر ڈالنا۔
④ گھر سے جنازہ نکالتے وقت صدقہ اور خیرات کا اہتمام کرنا۔
⑤ جنازے کو نیک لوگوں کی قبروں کا طواف کروانا۔
⑥ یہ عقیدہ رکھنا کہ نیک آدمی کا جنازہ ہلکا ہوتا ہے اور گنہگار کا جنازہ بھاری ہوتا ہے۔
⑦ جنازہ لے جانے سے قبل قرآن مجید کے اڑھائی پارے تلاوت کرنا۔

❶ كتاب الجنائز ، باب غسل الميت
❷ كتاب الغسل ، باب النهى علنالنظر الى عورة الرجل والمراة

بَـــابُ صَـــلاةِ الْجَنَـــــــازَةِ

نمازِ جنازہ کے مسائل

مَسئلہ 124 نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت۔

عَـنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ : قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَـنْ شَهِـدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰی یُصَلِّیَ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَ مَنْ شَهِدَ حَتّٰی تُدْفَنُ کَانَ لَهٗ قِیْرَاطَانِ)) قِیْلَ : وَ مَا الْقِیْرَاطَانِ ؟ قَالَ ((مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص جنازے میں شامل ہو اور نماز جنازہ پڑھے اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص میت دفن کرنے تک موجود رہے اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیراطان کا کیا مطلب ہے؟'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دو قیراط ثواب دو پہاڑوں کے برابر ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 125 نماز جنازہ میں صرف قیام ہے جس میں چار تکبیریں ہیں، نہ رکوع ہے نہ سجدہ

مَسئلہ 126 غائبانہ نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَـنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَـعَـی الـنَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ خَرَجَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر اسی روز پہنچا دی جس روز وہ فوت ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے ان کی صف بنائی اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الجنائز ، باب من انتظر حتی تدفن

❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 638

مَسئلہ 127 پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی۔اسے ترمذی،ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ، قَالَ : لِيَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا ''جان رکھو یہ سنت ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 128 پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف، تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا واجب ہے۔

مَسئلہ 129 نماز جنازہ میں آہستہ یا بلند آواز سے قرأت کرنا دونوں طرح درست ہے۔

مَسئلہ 130 سورہ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی دوسری سورۃ ساتھ ملانا بھی جائز ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةٍ وَ جَهَرَ حَتّٰى أَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَأَلْتُهٗ قَالَ : اِنَّمَا جَهَرْتُ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ وَ حَقٌّ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ❸

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔انہوں نے سورہ فاتحہ کے بعد ایک دوسری سورہ اونچی آواز میں پڑھی جو ہم نے سنی۔جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فارغ ہوئے تو میں نے انہیں ہاتھ سے پکڑا اور (قرأت کے بارہ میں) ان سے سوال کیا۔

❶ صحيح سنن ابن ماجه ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1215
❷ مختصر صحيح بخارى، للزبيدى ، رقم الحديث 673
❸ احكام الجنائز ، للالبانى، رقم الصفحه 119

انہوں نے جواب دیا''میں نے جہری قرأت اس لئے کی ہے تاکہ معلوم ہوجائے کہ یہ سنت ہے اور جائز ہے۔''اسے ابوداؤد،نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ السُّنَّةَ فِی الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ یُّكَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ یَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِیْرَةِ الْاُوْلٰى سِرًّا فِی نَفْسِهٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ یَخْلُصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِی التَّكْبِیْرَاتِ لاَ یَقْرَأُ فِیْ شَیْءٍ مِنْهُنَّ ثُمَّ یُسَلِّمُ سِرًّا فِیْ نَفْسِهٖ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سورہ فاتحہ پڑھنا پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا پھر (تیسری تکبیر کے بعد) خلوص دل سے میت کے لئے دعا اور اونچی آواز سے قرأت نہ کرنا (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سلام پھیرنا سنت ہے۔اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 131 درود شریف کے بعد تیسری تکبیر میں مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک یا دونوں دعائیں مانگنی چاہئیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ یَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ كَبِیْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَى الْاِسْلاَمِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِیْمَانِ اَللّٰهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَ لاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ پڑھا کرتے تھے''یا اللہ! ہمارے زندوں اور مُردوں کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹوں اور بڑوں کو، مَردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ یا اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ یا اللہ! ہمیں مرنیوالے (پر صبر کرنے) کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔''اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❶ مسند شافعی، الجزء الاول ، رقم الصفحه 581
❷ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1217

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَ هُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَ اَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَ وَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَ اغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَ نَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَ اَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَ زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالَ : حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پر جو دعا پڑھی وہ میں نے یاد کرلی۔ آپ ﷺ نے دعا یوں فرمائی ''یا اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے آرام دے اور معاف فرما، اس کی باعزت مہمانی کر، اس کی قبر کشادہ فرمادے، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھوکر اس طرح گناہوں سے پاک اور صاف فرمادے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اسے اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال، اس کی ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔'' حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''یہ دعا سن کر میں نے خواہش کی کاش! یہ میت میری ہوتی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 132 بچے کے جنازہ میں مندرجہ ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

صَلَّى الْحَسَنُ رضی اللہ عنہ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فَرَطًا وَ سَلَفًا وَ اَجْرًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک بچے پر نماز جنازہ پڑھی جس میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ دعا مانگی ''یا اللہ! اس بچے کو ہمارے لئے پیش رو، پیشوا اور باعث اجر بنا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 133 نماز جنازہ پڑھانے کے لئے امام کو مرد میت کے سر اور عورت میت کے وسط میں کھڑا ہونا چاہئے۔

مَسئلہ 134 نماز جنازہ پڑھانے کے لئے امام کا مرد میت کے وسط میں اور عورت میت کے سینے کے برابر کھڑا ہونا سنت سے ثابت نہیں۔

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 477
[2] کتاب الجنائز ، باب قرأۃ الفاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ

عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : رَأَیْتُ اَنَسَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِیَالَ رَأْسِهٖ فَجِیْءَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰی ، بِامْرَأَةٍ ـ فَقَالُوْا : یَا اَبَا حَمْزَةَ ! صَلِّ عَلَیْهَا ، فَقَامَ حِیَالَ وَسْطِ السَّرِیْرِ ـ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنِ زِیَادٍ : یَا اَبَا حَمْزَةَ ! هٰكَذَا رَأَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ مِنَ الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنَ الرَّجُلِ وَ قَامَ مِنَ الْمَرْأَةِ مُقَامَكَ مِنَ الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ـ فَأَقْبَلَ عَلَیْنَا ، فَقَالَ : اِحْفَظُوْا ـ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت ابو غالب رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھاتے دیکھا اور وہ اس کے سر کے سامنے کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک دوسرا جنازہ لایا گیا جو ایک عورت کا تھا۔ لوگوں نے کہا ''اے ابوحمزہ! اس کی نماز جنازہ پڑھاؤ۔'' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ میت (کی چارپائی) کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ حضرت علاء بن زیاد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''اے ابوحمزہ! کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو مرد اور عورت کا جنازہ پڑھانے کے لئے اسی جگہ کھڑے ہوتے دیکھا ہے جہاں تم کھڑے ہوئے؟'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہاں!'' پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''اسے اچھی طرح ذہن نشین کرلو۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 135 نماز جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ جَمِیْعِ تَكْبِیْرَاتِ الْجَنَازَةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ جُزْءِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے ''جزء رفع الیدین'' میں روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 136 نماز میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھنے مسنون ہیں۔

عَنْ طَاوُوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَضَعُ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِهِ الْیُسْرٰی ثُمَّ یَشُدُّ بَیْنَهُمَا عَلٰی صَدْرِهٖ وَ هُوَ فِی الصَّلٰوةِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❸ (صحیح)

❶ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1214
❷ نیل الاوطار ، الجزء الرابع ، رقم الصفحه 68
❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 687

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے مقام پر باندھا کرتے تھے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 137 نماز جنازہ میں صرف ایک سلام کہہ کر نماز ختم کرنا بھی جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَکَبَّرَ عَلَیْهَا اَرْبَعًا وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمَةً وَاحِدَةً۔ رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِیُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَیْهَقِیُّ❶ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی، اس میں چار تکبیریں کہیں اور صرف ایک سلام کیا۔ اسے دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 138 لوگوں کی تعداد کے مطابق کم یا زیادہ صفیں بنائی جاسکتی ہیں۔

مَسئلہ 139 نماز جنازہ کے لئے صفوں کی تعداد کا تعین سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((قَدْ تُوُفِّیَ الْیَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوْا عَلَیْهِ)) قَالَ : فَصَفَفْنَا فَصَلَّی النَّبِیُّ ﷺ عَلَیْهِ وَ نَحْنُ صُفُوْفٌ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آج حبشہ کے ایک نیک بخت آدمی کا انتقال ہوگیا ہے، لہٰذا آؤ اس کی (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھیں۔'' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم نے صفیں بنائیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی، نماز میں ہماری کئی صفیں تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 140 جس موحد اور متقی شخص کی نماز جنازہ میں چالیس موحد اور نیک آدمی شرکت کریں اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً لاَ یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلاَّ

❶ احکام الجنائز، للالبانی، رقم الصفحه 128
❷ کتاب الجنائز، باب الصفوف علی الجنازة

شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان مرد فوت ہوتا ہے اوراس کی نماز جنازہ میں ایسے چالیس آدمی شریک ہوتے ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا تو اللہ اس میت کے حق میں ان چالیس آدمیوں کی سفارش (یعنی دعا مغفرت) قبول فرماتا ہے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 141 مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مَسئله 142 عورت مسجد میں نماز جنازہ ادا کرسکتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَتْ : ادْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰی اُصَلِّیَ عَلَيْهِ فَأَنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ : وَ اللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی ابْنَیْ بَيْضَاءَ فِی الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَ اَخِيْهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی نماز جنازہ ادا کرسکوں۔ لوگوں نے (مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا) ناپسند کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا''اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں یعنی سہیل اوراس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔''اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 143 قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی اَنْ يُصَلّٰی عَلَی الْجَنَائِزِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ❸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی، رقم الحدیث 483
❷ کتاب الجنائز ، باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد
❸ احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحہ 108

مَسئله 144 قبرستان سے الگ تنہا قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مَسئله 145 میت دفنانے کے بعد نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِنْتَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی قَبْرٍ رَطْبٍ فَصَلّٰی عَلَيْهِ وَ صَفُّوْا خَلْفَهٗ وَ كَبَّرَ اَرْبَعًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک تازہ قبر پر گزر ہوا تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نبی اکرم ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ کر نماز پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 146 ایک سے زائد میتوں پر ایک ہی نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

مَسئله 147 میت میں مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو مرد کی میت امام کے قریب اور عورت کی میت قبلہ کی طرف ہونی چاہئے۔

عَنْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ اَبَاهُرَيْرَةَ ﷺ كَانَ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمَدِيْنَةِ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ فَيَجْعَلُوْنَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِى الْاِمَامَ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِى الْقِبْلَةَ ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ❷

امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم مردوں اور عورتوں پر اکٹھی نماز جنازہ پڑھتے تو مردوں کو امام کی طرف اور عورتوں کو قبلہ کی طرف رکھتے تھے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 148 شہید کی نماز جنازہ مؤخر کی جاسکتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَقُوْلُ ((اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْآنِ)) فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ وَ قَالَ ((اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ اَمَرَ بِدَفْنِهِمْ

❶ صحیح مسلم ، کتاب الجنائز ، باب الصلاة علی القبر
❷ کتاب الجنائز ، باب جامع الصلاة علی الجنائز

بِدِمَاءِ هِمْ وَ لَمْ يُغَسَّلُوْا وَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو شہیدوں کو ایک کفن دیتے پھر پوچھتے ''ان میں سے قرآن کسے زیادہ یاد تھا؟'' جب بتایا جاتا تو اسے پہلے لحد میں اتارتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز میں ان کی گواہی دوں گا۔'' پھر حکم دیا ''شہداء کو خون آلود کپڑوں میں دفن کردو۔'' نہ انہیں غسل دیا گیا نہ ان پر نماز پڑھی گئی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز (احد کی طرف نکلے) تو شہدائے احد پر عام میت کی طرح نماز جنازہ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 149 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ـ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے تیز دھار آلے سے خود کشی کر لی اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ اسے احمد، مسلم، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 150 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پہلے مردوں نے، پھر عورتوں نے، پھر بچوں نے بغیر امام کے پڑھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : دَخَلَ النَّاسُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَالاً يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى إِذَا فَرَغُوْا اَدْخَلُوا النِّسَاءَ حَتّٰى إِذَا فَرَغُوْا اَدْخَلُوا الصِّبْيَانَ وَ لَمْ يَؤُمَّ النَّاسَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدٌ ـ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❹

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 686
❷ کتاب الجنائز ، باب الصلاۃ علی الشهید
❸ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث480
❹ منتقی الاخبار ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1810

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے باری باری (حجرے میں) داخل ہوتے رہے۔ جب مرد نماز جنازہ سے فارغ ہو گئے تو خواتین نے (حجرے میں) داخل ہو کر نماز پڑھی۔ جب خواتین فارغ ہو گئیں تو بچوں نے (حجرے میں) داخل ہو کر نماز جنازہ پڑھی۔ آپ ﷺ کی نماز جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کروائی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 151 تین اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 173 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 152 نماز جنازہ سے قبل اذان دینا یا اقامت کہنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئله 153 نماز جنازہ پڑھنے کے بعد صف میں بیٹھ کر اجتماعی دعا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئله 154 جس بچے کی پیدائش کے بعد اس کے رونے، چلانے کی آواز آئے اس پر نماز جنازہ پڑھنی چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلطِّفْلُ لاَ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَ لاَ يَرِثُ وَلاَ يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''بچہ (پیدائش کے بعد) جب تک روئے چلائے نہیں اس پر نہ نماز جنازہ پڑھی جائے، نہ وہ کسی کا وارث بنتا ہے نہ کوئی اس کا وارث بنتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

[1] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی، الجزء الاول ، رقم الحدیث 824

بَـابُ التَّـــدْفِيْــنِ

تدفین کے مسائل

مَسْئله 155 نماز جنازہ پڑھنے کے بعد تدفین تک ٹھہرنے کی فضیلت۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 124 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئله 156 بغلی قبر (لحد) بنانا افضل ہے۔

مَسْئله 157 قبر میں کچی اینٹیں استعمال کرنی چاہئیں۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ سَعْدَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَ انْصِبُوْا عَلَی اللَّبِنَ نَصْبًا کَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الموت میں یہ بات کہی ”میرے لئے لحد بنانا اور کچی اینٹیں استعمال کرنا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے لئے لحد بنائی گئی اور کچی اینٹیں استعمال کی گئیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئله 158 قبر فراخ، گہری اور صاف ستھری ہونی چاہئے۔

مَسْئله 159 بوقت ضرورت ایک قبر میں ایک سے زائد میتیں دفن کی جاسکتی ہیں۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَوْمَ اُحُدٍ ((اِحْفِرُوْا وَ اَوْسِعُوْا وَ اَعْمِقُوْا وَ اَحْسِنُوْا وَ اَدْفِنُوْا الاِثْنَیْنِ وَالثَّلاثَةَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ وَ قَدِّمُوْا اَکْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنِّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

---

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 483

❷ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الاول، رقم الحدیث 1703

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے روز فرمایا ''قبریں گہری، فراخ اور صاف ستھری بناؤ اور ایک ایک قبر میں دو، دو، تین، تین آدمی دفن کرو۔ جسے قرآن مجید زیادہ یاد ہوا سے پہلے قبر میں اتارو۔'' اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 160 میت کو پاؤں کی طرف سے قبر میں اتارنا سنت ہے۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ : اَوْصٰی الْحَارِثُ رضی اللہ عنہ اَنْ یُصَلِّیَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ رضی اللہ عنہ فَصَلّٰی عَلَیْہِ ثُمَّ اَدْخَلَہُ الْقَبْرَ مِنْ قَبْلِ رِجْلَی الْقَبْرَ وَ قَالَ : ھٰذَا مِنَ السُّنَّۃِ ۔رَوَاہُ اَبُوْدَاؤْدَ❶ (صحیح)

حضرت ابواسحٰق رحمہ اللہ سے روایت ہے، حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ پڑھائیں، چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر میں پاؤں کی طرف سے اتارا اور فرمایا ''یہ سنت ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 161 قریب ترین عزیز کو میت قبر میں اتارنی چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 91 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 162 خاوند اپنی بیوی کی میت کو قبر میں اتار سکتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 100 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 163 میت قبر میں رکھتے وقت درج ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ ، قَالَ ((بِسْمِ اللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم)) وَ فِیْ رِوَایَۃٍ ((وَ عَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم)) رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھتے ''اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر میں اسے قبر میں اتارتا ہوں۔'' ایک دوسری روایت میں ''مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کی بجائے سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کے الفاظ ہیں۔'' اسے احمد، ترمذی اور

❶ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 2750
❷ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1260

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 164 قبر پر تین مٹھی مٹی ڈالنا سنت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتٰى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ ثَلاَثًا۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی، پھر میت کی قبر پر تشریف لائے اور سر کی طرف سے تین مٹھی مٹی قبر پر ڈالی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 165 قبر کی شکل کوہان نما ہونی چاہئے۔

عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ ﷛ اَنَّهٗ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسَنَّمًا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت سفیان تمار ﷛ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک دیکھی جو کہ کوہان کی شکل کی تھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 166 زمین سے قبر کی اونچائی بالشت سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ : يَا اُمَّهْ اِكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ صَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلاَثَةِ قُبُوْرٍ لاَ مُشْرِفَةٍ وَلاَ لاَطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْحَاكِمُ ❸ (صحیح)

حضرت قاسم بن محمد ﷫ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ ﷞ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ''امی جان! مجھے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر ﷠ کی قبریں دکھائیے۔'' چنانچہ حضرت عائشہ ﷞ نے مجھے تینوں قبریں دکھائیں نہ زیادہ بلند نہ زمین کے برابر اور قبروں کے ارد گرد سرخ کنکریاں بچھی ہوئی تھیں۔ اسے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ ﷛ قَالَ : رَاَيْتُ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شِبْرًا اَوْ نَحْوَ شِبْرًا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❹

❶ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1271
❷ کتاب الجنائز ، باب ما جاء فی قبر النبی ﷺ
❸ احکام الجنائز ، رقم الصفحه 5154
❹ احکام الجنائز ، رقم الصفحه154

حضرت صالح بن ابوصالح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر دیکھی جو بالشت برابر یا کم وبیش بالشت بھر اونچی تھی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسْدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ لِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ اَلاَ اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَنْ لاَ تَدَعَ تِمْثَالاً اِلاَّ طَمَسْتَهُ وَ لاَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلاَّ سَوَّیْتَهُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْمُسْلِمُ وَاَبُوْدَاؤْدَ وَالنِّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ ❶

حضرت ابوالہیاج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کیا میں تجھے اس کام پر مامور نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مامور فرمایا تھا وہ یہ کہ ہر تصویر مٹادوں اور ہر اونچی قبر برابر کردوں۔ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 167 قبر اونچی بنانا، پکی بنانا یا قبر پر مزار یا کسی قسم کی تعمیر کرنا منع ہے۔

مَسئلہ 168 قبر پر نام، تاریخ وفات یا کوئی اور چیز لکھنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَنْ یُبْنٰی عَلَی الْقَبْرِ اَوْ یُزَادَ عَلَیْهِ اَوْ یُجَصَّصَ عَلَیْهِ)) رَوَاهُ النِّسَائِیّ❷ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قبر پر عمارت بنانے، اس کو اونچا کرنے اور اسے پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَنْ یُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَ اَنْ یُقْعَدَ عَلَیْهِ وَ اَنْ یُبْنٰی عَلَیْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ہمیں قبر پکی بنانے، قبروں پر (مستقل مجاور بن کر یا حصول برکت کے لئے وقتی طور پر) بیٹھنے سے اور قبروں پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ یُکْتُبَ عَلَیْهَا وَ اَنْ یُبْنٰی عَلَیْهَا وَ اَنْ تُوْطَأَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❹ (صحیح)

❶ مختصر صحیح مسلم، للالبانی ، رقم الحدیث 488
❷ صحیح سنن النسائی، للالبانی ، رقم الحدیث 1916
❸ مختصر صحیح مسلم، للالبانی ، رقم الحدیث 489
❹ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 841

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قبریں پکی بنانے، قبروں پر کچھ لکھنے، قبروں پر تعمیر کرنے اور قبروں کی بے حرمتی کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 169 قبر پر علامت کے طور پر پتھر وغیرہ رکھنا درست ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَعْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رضی اللہ عنہ بِصَخْرَةٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر علامت کے طور پر ایک پتھر نصب فرمایا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 170 قبر تیار کرنے کے بعد اس پر پانی چھڑکنا درست ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : رُشَّ قَبْرُ النَّبِیِّ ﷺ وَ کَانَ الَّذِیْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰی قَبْرِهٖ بِلاَلُ بْنُ رِبَاحٍ رضی اللہ عنہ بِقِرْبَةٍ بَدَاَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی رِجْلَیْهِ ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا گیا اور پانی چھڑکنے والے حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے، جنہوں نے ایک مشکیزہ کے ساتھ سر کی طرف سے پانی چھڑکنا شروع کیا اور پاؤں تک چھڑکا۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 171 رات کے وقت تدفین درست ہے۔

مَسئله 172 تدفین کے بعد نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَیْلَةٍ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رات کے وقت ایک آدمی کو دفن کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 173 تین اوقات میں نماز (جنازہ) پڑھنا اور میت دفن کرنا منع ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : ثَلاَثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَنْهَانَا ((اَنْ نُصَلِّیَ

❶ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1267
❷ مشکوة المصابیح، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1810
❸ کتاب الجنائز ، باب التدفین باللیل

فِيْهِنَّ اَوْ اَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَ حِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلُ الشَّمْسُ وَ حِيْنَ تَضِيْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ پہلا جب سورج طلوع ہونے لگے، دوسرا جب دوپہر ہوحتی کہ سورج ڈھل جائے، تیسرا جب سورج غروب ہونے لگےحتی کہ پوری طرح غروب ہوجائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 174 تدفین کے دوران کسی عالم دین کولوگوں کے درمیان بیٹھ کرفکرآ خرت کی تلقین کرنی چاہئے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَ لَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرَ وَ فِيْ يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ ((اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاَثًا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک انصاری کے جنازہ کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبر تک آئے۔ میت ابھی دفن نہیں کی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اس قدر خاموشی سے بیٹھ گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ مٹی کرید رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا ''عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ اسے ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 175 تدفین کے بعد میت سے سوال جواب ہوتے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اُقْبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا اَلْمُنْكَرُ وَ الْاٰخَرُ اَلنَّكِيْرُ ، فَيَقُوْلاَنِ : مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ : مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ،

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی، رقم الحدیث 219
❷ احکام الجنائز، للالبانی ، رقم الصفحہ 156

فَیَقُوْلاَنِ : قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ھٰذَا ، ثُمَّ یُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَہٗ فِیْہِ ۔ ثُمَّ یُقَالُ لَہٗ : نَمْ ، فَیَقُوْلُ : اَرْجِعُ اِلٰی أَھْلِیْ فَأُخْبِرُھُمْ؟ فَیَقُوْلاَنِ : نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعُرُوْسِ الَّذِیْ لاَ یُوْقِظُہٗ اِلاَّ اَحَبُّ اَھْلِہٖ اِلَیْہِ حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ مِنْ مَضْجَعِہٖ ذٰلِکَ وَ اِنْ کَانَ مُنَافِقًا ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ ، فَقُلْتُ مِثْلَہٗ : لاَ اَدْرِیْ ، فَیَقُوْلاَنِ : قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ ، فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ اِلْتَئِمِیْ عَلَیْہِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْہِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلاَعُہٗ فَلاَ یَزَالُ فِیْھَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ مِنْ مَضْجَعِہٖ ذٰلِکَ ۔)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب میت دفن کی جاتی ہے تو اس کے پاس دو سیاہ کیری آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ دونوں اس سے پوچھتے ہیں ''تم اس آدمی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟'' وہ وہی کہے گا جو (دنیا میں) کہا کرتا تھا (یعنی) ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' دونوں فرشتے جواب میں کہتے ہیں ''ہم سمجھتے تھے کہ تم یہی جواب دو گے۔'' پھر اس کی قبر ستر در ستر ہاتھ فراخ کر دی جاتی ہے اور اسے روشن کر دیا جاتا ہے۔ پھر بندے سے کہا جاتا ہے ''سو جاؤ۔'' وہ کہتا ہے ''میں اپنے اہل وعیال میں واپس جا کر انہیں (اپنی مغفرت کی) خبر دینا چاہتا ہوں۔'' فرشتے جواب میں کہتے ہیں ''(یہ ممکن نہیں، بلکہ اب تم) دُلہن کی نیند جیسی (پرسکون) نیند سو جاؤ جسے اس کے محبوب کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا (چنانچہ وہ سو جاتا ہے)'' یہاں تک کہ اللہ ہی اسے قبر سے اٹھائے گا۔ اگر مرنے والا منافق ہو تو وہ فرشتوں کے سوال کے جواب میں کہتا ہے ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مَیں بھی وہی کچھ کہتا ہوں جو لوگوں کو کہتے سنتا تھا (اس کے علاوہ) میں کچھ نہیں جانتا۔'' دونوں فرشتے کہتے ہیں ''ہمیں معلوم تھا تم یہی جواب دو گے۔'' پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ ''تنگ ہو جا۔'' چنانچہ وہ تنگ ہو جاتی ہے اور اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ منافق اپنی قبر میں قیامت تک اسی عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِذَا اُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِہٖ اُتِیَ ثُمَّ شَھِدَ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ ﴿ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْآخِرَۃِ ﴾)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ[2]

[1] صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول ، رقم الحدیث 856
[2] مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 688

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب مومن کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے۔ تب مومن آدمی لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دیتا ہے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ''اللہ اہل ایمان کو دنیا اور آخرت میں پکی بات (کلمہ توحید) پر ثابت قدم رکھتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 176 میت دفنانے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر میت کے لئے سوال و جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کرنی چاہئے۔

عَـنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَـالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا فَـرَغَ مِـنْ دَفْـنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيكُمْ وَاسْأَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ اَلْآنَ يُسْأَلُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❶ (صحيح)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے ''اپنے بھائی کے لئے بخشش اور (سوال و جواب میں) ثابت قدمی کی دعا مانگو اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 177 عذاب قبر حق ہے۔

مَسئلہ 178 عذاب قبر سے پناہ مانگنا مسنون ہے۔

عَـنْ اَسْـمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ الَّتِيْ يَفْتَتِنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فتنہ قبر کا تذکرہ کیا جس میں انسان مبتلا کیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب قبر کا تذکرہ کیا تو مسلمان چیخنے لگے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❸ (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیشتر عذاب قبر پیشاب (میں احتیاط نہ

❶ صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2708
❷ مختصر صحيح بخاری ، للزبيدی ، رقم الحديث 691
❸ صحيح الترغيب والترهيب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 155

کرنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ''یا اللہ! میں تجھ سے قبر اور جہنم کے عذاب، زندگی اور موت کی آزمائش اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ مُصَلاَّهُ فَرَأَى نَاسًا كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ ((اَمَا اَنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلاَّ تَكَلَّمَ فِيْهِ ، فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَ اَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَ اَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ وَ اِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَ اَهْلاً اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَمْشِیْ عَلٰى ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَ صِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِیْ بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ وَ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ ، وَ اِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ: الْقَبْرُ لاَ مَرْحَبًا وَ لاَ أَهْلاً اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَمْشِیْ عَلٰى ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَ صِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِیْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِیَ عَلَيْهِ وَ تَخْتَلِفَ اَضْلاَعُهٗ)) قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضُهَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَ يُقَيَّضُ اللّٰهُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَ يَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ)) قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے اور لوگوں کو ہنستے دیکھا تو فرمایا ''خبردار! اگر تم لذتوں کو مٹانے والی چیز، یعنی موت، کا بکثرت ذکر کرتے تو اس طرح نہ ہنستے۔ لذتوں کو مٹانے والی چیز ''موت'' کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ سنو! قبر ہر روز یہ پکارتی ہے ''میں غربت کا

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث693
❷ ابواب صفة القیامة

گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں۔'' جب مومن آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے ''تجھے خوش آمدید ہو، مجھ پر چلنے والے لوگوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ عزیز تھا آج جب کہ تجھے بے بس کر کے میرے حوالے کر دیا گیا ہے تو میرا احسن سلوک دیکھ لے گا۔'' چنانچہ قبر اس آدمی کی حد نگاہ تک فراخ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ جب فاجر یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے ''تیرے لئے خوش آمدید نہیں مجھ پر چلنے والے لوگوں میں سے تو میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت انسان تھا آج تجھے بے بس کر کے میرے حوالے کر دیا گیا ہے اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس کے بعد قبر اسے بھینچ لیتی ہے حتی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جاتی ہیں۔'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے (بات سمجھانے کے لئے) ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں اور فرمایا ''پھر ستر اژدھا اس پر مسلط کر دیئے جاتے ہیں ان میں سے ایک اژدھا اگر زمین پر پھنکار دے تو رہتی دنیا تک روئے زمین پر کوئی سبزہ نہ اُگے وہ ستر اژدھا قیامت تک اس کافر یا فاجر انسان کو کاٹتے اور نوچتے رہتے ہیں۔'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (آخر میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 179 میت کو قبر میں صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَیْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اِنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ، فَیُقَالُ : هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰی یَبْعَثَكَ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو صبح و شام اسے اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہو تو جنتیوں کا اگر جہنمی ہو تو جہنمیوں کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا اصل ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جاتی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب الجنائز ، باب المیت بعرض علیه بالغداة والعشی

مسئلہ 180 بلاعذر شہید کی میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَ تْ عَمَّتِىْ بِأَبِىْ لِتَدْفَنَهٗ فِىْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَ النِّسَائِىُّ وَالدَّارِمِىُّ ❶

(صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے روز میری پھوپھی میرے والد کو قبرستان میں دفنانے کے لئے لے آئی۔ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی ''شہداء کو ان کے مقتل میں واپس لے آؤ۔''

مسئلہ 181 اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 182 مسلمانوں کا قبرستان ہموار کرنا یا منہدم کرنا منع ہے۔
مومن مُردے کے اعضاء وغیرہ توڑنا یا کاٹنا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا)) رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میت کی ہڈی توڑنے (کا گناہ) زندہ انسان کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے۔'' اسے مالک، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تدفین کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① اولیاء، صلحا اور متقی لوگوں کے قرب و جوار میں دفن کرنے کی نیت سے میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا۔

② میت کی تدفین تک پسماندگان وغیرہ کا کھانا نہ کھانا۔

③ دفن کرتے وقت قبر میں میت کے (سر کے) نیچے کوئی آرام دہ چیز رکھنا۔

④ تدفین سے قبل میت کے سرہانے شجرہ نسب لکھ کر رکھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس سے میت کے عذاب

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1401
❷ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2846

میں تخفیف ہوگی۔

⑤ دفن کرتے وقت میت پر گلاب کا پانی چھڑکنا۔

⑥ تدفین سے قبل میت کے سرہانے عہد نامہ، کلمہ طیبہ یا قرآنی آیات لکھ کر رکھنا۔

⑦ قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے پہلی مٹھی کے ساتھ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مٹھی کے ساتھ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مٹھی کے ساتھ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھنا۔

⑧ میت دفن کرنے کے بعد سورۃ فاتحہ، معوذتین، سورۃ اخلاص، سورۃ نصر، سورۃ کافرون، سورۃ قدر کے بعد اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وغیرہ پڑھنا۔

⑨ میت دفن کرنے کے بعد سر کی طرف کھڑے ہو کر سورۃ فاتحہ اور پاؤں کی طرف سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیتیں پڑھنا۔

⑩ میت دفنانے کے بعد قبر پر سوگ منانے کے لئے بیٹھنا۔

⑪ میت دفن کرنے کے بعد قبر پر کھانا لے جا کر تقسیم کرنا۔

⑫ موت سے قبل اپنی قبر کھودنا۔

⑬ میت کو بطور امانت ایک جگہ دفن کرنے کے بعد دوسری جگہ منتقل کرنا۔

⑭ میت دفن کرنے کے بعد قبر پر قرآن خوانی کرنا۔

⑮ میت دفن کرنے کے بعد صدقہ خیرات کرنا۔

⑯ قبر کی آرائش اور زیب و زینت کرنا یا اس پر پھول ڈالنا۔

⑰ تدفین کے بعد قبر پر اذان دینا۔

⑱ مٹی ڈالنے سے قبل میت کے سرہانے قرآن مجید رکھنا۔

☪☪☪

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

زیارت قبور کے مسائل

مَسئله 183 دنیا سے بے رغبتی حاصل کرنے اور آخرت کو یاد کرنے کی نیت سے زیارت قبور جائز ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحيح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب مجھے اپنی والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت مل گئی ہے، لہٰذا تم بھی زیارت کر سکتے ہو، اس سے آخرت یاد آتی ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّیْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا عِبْرَةً وَ لاَ تَقُوْلُوْا مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ ❷ (صحيح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(پہلے) میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا لیکن اب زیارت قبور کر سکتے ہو کہ اس میں سامان عبرت ہے اور ہاں زیارت قبور کرتے وقت اپنے رب کو ناراض کرنے والی کوئی بات زبان پر نہ نکالنا۔'' اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 184 آہ و بکا نہ کرنے والی صابرہ خاتون بھی زیارت قبور کر سکتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِامْرَاَةٍ تَبْكِیْ عِنْدَ قَبْرٍ ، فَقَالَ ((اِتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❸

❶ صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 842
❷ احكام الجنائز ، للالبانى ، رقم الصفحه179
❸ كتاب الجنائز ، باب زيارة القبور

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو قبر پر روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ''اللہ سے ڈرو اور صبر کر۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 185 بکثرت قبرستان جانے والی عورتوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 186 زیارت قبور کے وقت اہل قبور کو پہلے سلام کہنا اس کے بعد دعا، پھر استغفار کرنا مسنون ہے۔

مَسئله 187 اہل قبور کے لئے دعا کرتے وقت اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔

مَسئله 188 زیارت قبور کی مسنون دعا درج ذیل ہیں۔

عَنْ بُرَیْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ یَقُوْلُ ((اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ أَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِیَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے جب وہ قبرستان کی طرف جائیں تو یوں کہیں ''اے اس گھر کے مسلمان اور مومن باسیو، السلام علیکم! ہم ان شاء اللہ! تمہارے پاس آنے ہی والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے خیر و عافیت کے طلب گار ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَیْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ اِلَى الْبَقِیْعِ فَیَقُوْلُ ((اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَ اَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْغَرْقَدِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

❶ صحیح سنن الترمذی، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 843
❷ کتاب الجنائز ، باب ما یقول عند دخول القبور
❸ کتاب الجنائز ، باب ما یقال عند القبور و الدعاء لاهلها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جس رات میرے ہاں تشریف لاتے اس رات کے آخری حصہ میں آپ ﷺ بقیع (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے جاتے اور فرماتے ''اس گھر کے مومنو، السلام علیکم! تم کو وہ کچھ مل گیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور (اس کا باقی حصہ) کل (یعنی قیامت کے بعد) کے لئے موخر کر دیا گیا ہے۔ ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں، یا اللہ! بقیع غرقد والوں کے گناہ معاف فرما۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 189 اہل قبور کے لئے دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے مسنون ہیں۔

مسئلہ 190 زیارت قبور کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَرْسَلْتُ بَرِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ اَثَرِهٖ لِتَنْظُرَ اَيْنَ ذَهَبَ ، قَالَتْ : فَسَلَكَ نَحْوَ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَوَقَفَ فِيْ أَدْنَى الْبَقِيْعِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَجَعَتْ اِلَيَّ بَرِيْرَةُ فَأَخْبَرَتْنِيْ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ سَأَلْتُهٗ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ خَرَجْتَ اللَّيْلَةَ ؟ قَالَ ((بُعِثْتُ اِلٰى أَهْلِ الْبَقِيْعِ لِأُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[1] (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلے، میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا (خادمہ) کو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بھیجا تاکہ دیکھے آپ ﷺ کہاں جاتے ہیں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بقیع الغرقد (مدینہ کا قبرستان) کی طرف تشریف لے گئے۔ نبی اکرم ﷺ قبرستان کے قریب جا کر رکے۔ اپنے ہاتھ (دعا کے لئے) اٹھائے اور پھر واپس تشریف لے آئے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) بریرہ نے واپس آ کر مجھے خبر دی، جب صبح ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ رات کہاں تشریف لے گئے تھے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے (اللہ کی طرف سے) قبرستان جانے کا حکم دیا گیا تھا تاکہ میں ان کے لئے دعا کروں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 191 کافر یا مشرک کی قبر پر دعا کرنا بے سود ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 112 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 192 دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ، اسم اعظم، اللہ تعالیٰ کی

[1] سلسلة آحاديث الصحيحة ، للالبانی، الجزء الرابع ، رقم الحديث 1774

صفات، نیک لوگوں کی دعا اور اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَصَابَ اَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَ لاَ حَزَنٌ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ مَاضٍ فِیْ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیْ قَضَاءُ كَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَ نُوْرَ صَدْرِیْ وَ جَلاَءَ حُزْنِیْ وَ ذِهَابَ هَمِّیْ اِلاَّ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَ حُزْنَهٗ وَ اَبْدَلَهٗ مَكَانَهٗ فَرَجًا)) قَالَ : فَقِیْلَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِلاَّ نَتَعَلَّمُهَا؟ فَقَالَ ((بَلٰی یَنْبَغِیْ لِمَنْ سَمِعَهَا اَنْ یَتَعَلَّمَهَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کسی شخص کو دکھ اور غم پہنچے اور مندرجہ ذیل دعا مانگے ''یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور بندی کا بیٹا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہر حکم میرے لئے فیصلہ کن ہے، تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، جسے تو نے خود اپنے لئے پسند کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔'' تو اللہ تعالیٰ اس کا دکھ اور غم دور کر دیتے ہیں اور اس کی جگہ مسرت اور خوشی عنایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ہم یہ دعا یاد نہ کر لیں؟'' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیوں نہیں! ہر سننے والے کو چاہئے کہ یہ دعا یاد کر لے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلاً یَدْعُوْ وَ هُوَ یَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ)) قَالَ : فَقَالَ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک

❶ سلسله أحاديث الصحيحة ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 199
❷ صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث، رقم الحديث 2763

آدمی کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا ''یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو ایک ہے تیری ذات بے نیاز ہے نہ کسی کی اولاد ہے نہ تیری کوئی اولاد ہے نہ ہی تیرا کوئی شریک ہے۔'' عبداللہ بن اسلمی کے باپ کہتے ہیں (یہ دعا سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس آدمی نے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم کے وسیلہ سے جب بھی دعا مانگی جائے، قبول کی جاتی ہے اور جب (اللہ) سے کوئی سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا کَرَبَهٗ اَمْرٌ یَقُوْلُ ((یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْحَاکِمُ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی رنج و مصیبت پیش آتی تو یوں دعا فرماتے ''اے زندہ اور قائم رہنے والے (اللہ)! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے تیرے آگے فریاد کرتا ہوں۔'' اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ کَانَ اِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا ، قَالَ فَیُسْقَوْنَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط کا شکار ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (نبی اکرم ﷺ کے چچا) سے بارش کی دعا کرواتے اور ساتھ یہ کہتے ''یا اللہ! (نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں) ہم اپنے نبی ﷺ (کی دعا) کو تیرے حضور وسیلہ بناتے اور تو ہم پر بارش برسا دیتا۔ اب (نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد) ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کے چچا (کی دعا) کو وسیلہ بناتے ہیں، لہٰذا ہم پر بارش برسا۔'' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے (دعا کروانے کے بعد) بارش ہوگئی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَیْتُهٗ بِوُضُوْئِهٖ وَ حَاجَتِهٖ ، فَقَالَ لِیْ ((سَلْ)) فَقُلْتُ : أَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ ، قَالَ ((اَوْ غَیْرِ ذٰلِكَ)) قُلْتُ : هُوَ ذَاكَ ، قَالَ ((فَأَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2796
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 551
❸ مشکوة المصابیح ، للالبانی ، الجزء الاول، رقم الحدیث 896

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔ میں رات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارتا اور آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی اور دوسرے کام وغیرہ کر دیتا۔ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو مانگنا چاہتے ہو مانگو۔'' میں نے عرض کیا ''میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت چاہتا ہوں۔'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا '' کچھ اور بھی چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کیا ''بس یہی چاہتا ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اچھا، تو پھر کثرت سجود سے میری مدد کرو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((بَیْنَمَا ثَلاَ ثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالاً عَمِلْتُمُوْھَا لِلّٰہِ صَالِحَۃً فَادْعُو اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یَفْرُجُھَا ، فَقَالَ : اَحَدُھُمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیَ صَبِیَّۃٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْھِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَیَّ أَسْقَیْھُمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَ اِنَّہٗ نَاءَ بِیَ الشَّجَرَ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُھُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلَبُ فَجِئْتُ بِالْحِلاَبِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِھِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا مِنْ نَوْمِھِمَا وَ اَکْرَہُ اَنْ اَبْدَءُ بِالصَّبِیَّۃِ قَبْلَھُمَا وَالصَّبِیَّۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمِیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَأْبِیْ وَ دَأْبُھُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا فَرْجَۃً نَرٰی مِنْھَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللّٰہُ لَھُمْ فَرْجَۃً حَتّٰی یَرَوْنَ مِنْھَا السَّمَاءَ وَ قَالَ الثَّانِیْ : اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَتْ لِی ابْنَۃُ عَمٍّ اُحِبُّھَا کَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَیْھَا نَفْسَھَا فَاَبَتْ حَتّٰی اٰتِیَھَا بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ فَسَعَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَلَقِیْتُھَا بِھَا فَلَمَّا قَعَدْتُّ بَیْنَ رِجْلَیْھَا قَالَتْ : یَا عَبْدَ اللّٰہِ اتَّقِ اللّٰہَ وَ لاَ تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْھَا اَللّٰھُمَّ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْھَا فَفَرَّجَ لَھُمْ فُرْجَۃً وَ قَالَ الْاٰخَرُ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ کُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَہٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَقَّہٗ فَتَرَکَہٗ وَ رَغِبَ عَنْہُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُہٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْہُ بَقَرًا وَ رَاعِیْھَا فَجَاءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ وَ لاَ تَظْلِمْنِیْ وَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْھَبْ اِلٰی ذٰلِکَ الْبَقَرِ وَ رَاعِیْھَا فَقَالَ : اتَّقِ اللّٰہَ وَ لاَ تَھْزَأْ بِیْ فَقُلْتُ : اِنِّیْ لاَ اَھْزَءُ بِکَ فَخُذْ ذٰلِکَ الْبَقَرَ وَ رَاعِیْھَا فَاَخَذَہٗ فَانْطَلَقَ بِھَا فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ مَا بَقِیَ

فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین آدمی جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا، چنانچہ وہ ایک پہاڑ کی غار میں چھپ گئے۔ غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک بہت بڑا پتھر آگرا اور وہ بند ہوگئے، چنانچہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل سوچو جو تم نے محض رضائے الٰہی کے لئے کیا ہو اور اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، شاید یہ مشکل آسان ہوجائے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا ''اے اللہ! میرے والدین زندہ تھے اور انتہائی بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے نیز میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا جب میں شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے والدین کو دودھ پلاتا تھا ایک روز جنگل میں دور نکل گیا اور شام کو دیر سے واپس لوٹا۔ والدین اس وقت سو چکے تھے، میں حسب معمول دودھ لے کر ان دونوں کے سرہانے آکھڑا ہوا میں نے انہیں نیند سے بیدار کرنا پسند نہ کیا اور بچوں کو ان سے پہلے پلا دینا بھی مجھے اچھا نہ لگا حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس رو پیٹ رہے تھے حتی کہ صبح ہوگئی۔ اے اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹا دے تاکہ ہم (کم ازکم) آسمان دیکھ سکیں۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پتھر کا ایک حصہ ہٹا دیا اور اس میں سے انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے نے کہا ''اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی جس سے میں اتنی زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کوئی بھی دوسرا آدمی کسی عورت سے کرسکتا ہے میں نے اس سے اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے اس وقت تک کے لئے انکار کردیا جب تک اسے سو دینار نہ دے دوں، چنانچہ میں نے دوڑ دھوپ شروع کردی اور سو دینار جمع کر لئے۔ میں انہیں لے کر اس کے پاس گیا جب میں اس سے صحبت کرنے لگا تو اس نے کہا ''اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور لگی ہوئی مہر کو نہ توڑ۔'' پس میں واپس چلا آیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مشکل کو آسان فرما دے۔'' پس چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی۔ پھر تیسرے نے کہا ''اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر لگایا تھا اور طے کیا تھا کہ تمہیں ایک فرق (قریباً آٹھ کلوگرام) چاول دوں گا جب وہ کام ختم کر چکا تو اس نے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا، میں نے مزدوری اس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری (کم سمجھ کر) لئے بغیر چلا گیا۔ میں ان چاولوں کے ساتھ برابر کاشتکاری کرتا رہا یہاں تک کہ اس غلے سے کئی گائیں خرید لیں اور ایک چرواہا رکھ لیا۔ مدتوں بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا ''اللہ سے ڈر، مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے ادا کر۔'' میں نے کہا ''ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا مال ہے۔''

❶ کتاب الادب ، باب اجابة الدعاء من بر الولدیها

اس نے کہا ''اللہ سے ڈر! اور میرے ساتھ مذاق نہ کر۔'' میں نے کہا ''میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا بلکہ یہ اپنی گائیں اور چرواہا لے جا۔'' وہ انہیں لے کر چلا گیا۔'' یا اللہ! تو جانتا ہے اگر میں نے محض تیری رضا کے لئے ایسا کیا تو جتنا راستہ بند رہ گیا ہے اسے بھی کھول دے۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے سے باقی پتھر بھی ہٹا دیا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 193 دعا مانگتے وقت منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَ هُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے مشرکین مکہ پر ایک نظر ڈالی جن کے تعداد ایک ہزار تھی۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد تین سو انیس تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنے ہاتھ (رب کے حضور) پھیلا دئے اور پکار کر دعا کرنے لگے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 194 کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دعا کرتے ہوئے ان کے نام کی قسم کھانا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ اَشْرَكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 195 کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دعا کرتے ہوئے اپنی حاجتیں پیش کرنا یا اللہ تعالیٰ سے حاجتیں پوری کروانے کی درخواست کرنا، کسی قسم کی فریاد کرنا یا کسی تکلیف، مصیبت اور مشکل کو حل کرنے کی درخواست کرنا

❶ مختصر صحيح مسلم ، للالبانى ، رقم الحديث 1158
❷ صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1241

یامرادیں مانگنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا اُدْخِلَ النَّارَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی دوسرے کو اللہ کا شریک سمجھ کر پکارا اور اسی حالت میں مرگیا (توبہ نہ کی) وہ جہنم میں داخل ہوگا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ ﷺ ((أَجَعَلْتَنِىْ لِلّٰهِ نِدًّا ؟ بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے؟ یہ کہا کرو جو صرف اللہ چاہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 196 قبرستان میں یا کسی مزار پر بیٹھ کر قرآن پڑھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِىْ تَقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 197 قبرستان یا کسی مزار پر نماز پڑھنا یا عبادت کرنا منع ہے۔

مسئلہ 198 قبر یا مزار پر مسجد تعمیر کرنا اور مسجد میں قبر یا مزار بنانا منع ہے۔

مسئلہ 199 ایسی مسجد جس میں قبر یا مزار ہو، میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ نَهٰى عَنِ الصَّلاَةِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ❹ (صحیح)

❶ كتاب الايمان والنذور، باب اذا قال ﴿ والله لا تكلم اليوم ﴾
❷ سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث139
❸ كتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب صلاة النافلة فى بيته
❹ احكام الجنائز ، للالبانى ، رقم الصفحه 211

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلاَّ الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤْدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قبرستان اور حمام کے علاوہ ہر جگہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔'' اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِجْعَلُوْا مِنْ صَلاَتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَ لاَ تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور کچھ (نفل) نمازیں گھر میں پڑھا کرو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَا اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸ (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یا اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَ لاَ تُصَلُّوْا اِلَيْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ہی قبروں کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرْضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❺

---

❶ صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث606
❷ كتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب صلاة النافلة فى بيته
❸ احكام الجنائز ، للالبانى ، رقم الصفحة 211
❹ مختصر صحيح مسلم ، للالبانى، رقم الصفحة 216
❺ مختصر صحيح بخارى ، للزبيدى، رقم الحديث 671

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں یہ بات ارشاد فرمائی ''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ بَطْرَحُ حَمِيْصَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ ((وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات کی علامتیں ظاہر ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدت تکلیف سے اپنی چادر کبھی چہرہ مبارک پر ڈالتے کبھی چہرہ مبارک سے ہٹاتے اور (اس حالت میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ''یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو یہود ونصاریٰ کے کردار سے خبردار فرما رہے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِخَمْسٍ وَ هُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلاً كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً وَ لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلاً اَلاَ وَ اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَ صَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلاَ فَلاَ تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ فَاِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پانچ روز قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''میں تم میں سے کسی کو اپنا خلیل نہیں بنا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جس طرح اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے اور اپنی امت میں سے اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ لوگو! غور سے سنو، تم میں سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا کرتے تھے۔ خبردار! میں تمہیں قبروں کو مسجدیں بنانے سے منع کرتا ہوں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ قَالَ آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ اَخْرِجُوْا يَهُوْدَ اَهْلَ الْحِجَازِ وَاَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِيْنَ

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 255

❷ کتاب الصلاۃ ، باب النہی عن بناء المسجد علی القبور

اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائُهُمْ مَسَاجِدَ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ❶ (صحیح)

حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات سے قبل) آخری بات یہ ارشاد فرمائی ''حجاز اور نجران کے یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور یاد رکھو جن لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا وہ بدترین مخلوق ہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكْهُ السَّاعَةُ وَ هُمْ اَحْيَاءٌ وَ مَنْ يَتَّخَذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدِ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حَبَّانَ وَ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ وَ اَبُوْيَعْلٰی❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بدترین لوگ وہ ہیں جن کی زندگی میں قیامت قائم ہوگی، نیز بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو عبادت گاہ بناتے ہیں۔'' اسے ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، احمد، طبرانی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَقِيَنِی الْعَبَّاسُ رضی اللہ عنہ فَقَالَ : يَا عَلِیُّ رضی اللہ عنہ ! اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاِنْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ وَ لا اُوْصٰی بِنَا النَّاسِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَ هُوَ مَغْمِیٌّ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ ، فَقَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) زَادَ فِیْ رِوَايَةٍ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةُ ((فَلَمَّا رَاَيْنَا مَا بِهٖ خَرَجْنَا وَ لَمْ يَسْأَلْهُ عَنْ شَیْءٍ)) رَوَاهُ ابْنُ سَعْدِ ابْنِ عَسَاكِرٍ❸ (حسن)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ ملے اور کہا ''اے علی رضی اللہ عنہ! آؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں، اگر ہمارے بارے میں کوئی بات ہو (تو خوب) ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ ہمیں بھی وصیت فرمادیں گے۔'' چنانچہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہوشی طاری تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا ''یہود پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔'' ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی ''جب ہم نے یہ صورت حال دیکھی تو واپس پلٹ آئے اور کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کیا۔'' اسے ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا :

---

❶ سلسلة الاحاديث ، الصحيحة للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 1132
❷ احكام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحه 217
❸ تحذير المساجد ، للالبانی ، رقم الصفحه 19

كَيْفَ نَبْنِي قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ أَنَجْعَلُهُ مَسْجِدًا ؟ فَقَالَ : اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) رَوَاهُ ابْنُ زَنْجَوِيْهِ فِيْ فَضَائِلِ الصِّدِّيْقِ❶

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن روایت کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں کہنے لگے ''ہم رسول اللہ ﷺ کی قبر کیسے بنائیں ، کیا ہم قبر گاہ کو عبادت گاہ بنالیں ؟'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنا ڈالیں ۔'' اسے زنجویہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل میں نقل کیا ہے۔

مسئلہ 200 نبیوں ، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں یا مزاروں پر چڑھاوا چڑھانا ، نذر ، نیاز یا منت ماننا منع ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فِيْ ذُبَابٍ وَ دَخَلَ النَّارَ رَجُلٌ فِيْ ذُبَابٍ)) قَالُوْا : وَ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ ((مَرَّ رَجُلاَنِ عَلٰى قَوْمٍ لَهُمْ صَنَمٌ لاَ يُجَاوِزُهُ اَحَدٌ حَتّٰى يُقَرِّبَ لَهُ شَيْئًا ، فَقَالُوْا لِاَحَدِهِمَا قَرِّبْ ، قَالَ : لَيْسَ عِنْدِيْ شَيْءٌ اُقَرِّبُ ، قَالُوْا لَهُ : قَرِّبْ وَلَوْ ذُبَابًا ، فَقَرَّبَ ذُبَابًا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَدَخَلَ النَّارَ ، وَ قَالُوْا : لِلْاٰخِرِ قَرِّبْ ، فَقَالَ : مَا كُنْتُ لِاُقَرِّبَ لِاَحَدٍ شَيْئًا دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی صرف مکھی کی وجہ سے جنت میں چلا گیا اور دوسرا جہنم میں ۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ ! وہ کیسے ؟'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''دو آدمی ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اس قبیلے کا ایک بت تھا جس پر چڑھاوا چڑھائے بغیر کوئی آدمی وہاں سے نہیں گزر سکتا تھا ، چنانچہ ان میں سے ایک کو کہا گیا کہ اس بت پر چڑھاوا چڑھاؤ ۔'' اس نے کہا ''میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ۔'' قبیلے کے لوگوں نے کہا ''تمہیں چڑھاوا ضرور چڑھانا ہوگا ، خواہ مکھی ہی پکڑ کر چڑھاؤ ۔'' مسافر نے مکھی پکڑ کر اس کی نذر کی ، لوگوں نے اسے جانے دیا اور وہ جہنم میں داخل ہوگیا ۔ قبیلے کے لوگوں نے دوسرے آدمی سے کہا ''تم بھی کوئی چیز اس بت کی نذر کرو ۔'' اس نے کہا ''میں اللہ عزوجل کے نام کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کا چڑھاوا نہیں چڑھاؤں گا ۔'' لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور وہ جنت میں چلا گیا ۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

❶ تحذیر المساجد ، للالبانی ، رقم الصفحہ 20
❷ کتاب التوحید ، للامام محمد بن عبدالوھاب ، باب ما جاء فی الذبح لغیر اللہ

مسئلہ 201 نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں کے سامنے سر جھکا کر کھڑے ہونا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، سجدہ کرنا یا کوئی اور عبادت مثلاً طواف وغیرہ کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یا اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا، اللہ نے ان لوگوں پر لعنت کی جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَأَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ ، فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحَقُّ اَنْ یَسْجُدَ لَهٗ ، قَالَ : فَأَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : اِنِّیْ أَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَأَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحَقُّ اَنْ یَسْجُدَ لَكَ ، قَالَ ((أَرَأَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ؟)) قُلْتُ : لاَ ، قَالَ ((لاَ تَفْعَلُوْا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❷

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حیرہ (یمن کا شہر) آیا تو وہاں کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا، میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ (ان حاکموں کے مقابلے میں) سجدہ کے زیادہ حقدار ہیں، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں نے حیرہ کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے، حالانکہ آپ سجدہ کے زیادہ حقدار ہیں (یعنی کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کیا کریں؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا یہ بتاؤ اگر میری قبر پر تمہارا گزر ہو تو کیا میری قبر پر سجدہ کرو گے؟'' میں نے عرض کیا ''نہیں۔'' نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا ''پھر اب بھی مجھے سجدہ نہ کرو۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 202 کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر یا مزار پر عرس یا میلہ وغیرہ لگانا منع ہے۔

مسئلہ 203 مسجد نبوی میں ہر نماز کے بعد درود پڑھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر حاضری دینے کا اہتمام کرنا درست نہیں۔

❶ احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحہ 216

❷ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث1783

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَ لاَ تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَ حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلاَتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ۔)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ❶ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور تم جہاں کہیں سے بھی مجھ پر درود بھیجو گے مجھے پہنچایا جائے گا۔'' اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 204 قبروں یا مزاروں کا مجاور بننا یا برکت حاصل کرنے کے لئے ان پر بیٹھنا منع ہے۔

مَسئلہ 205 قبر یا مزار کی طرف منہ کر کے یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَاَنْ یَجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یَجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کسی قبر پر بیٹھنے سے یہ بہتر ہے کہ آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلا کر کھال تک جلا ڈالے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَ اَنْ یَقْعَدَ عَلَیْهِ وَ اَنْ یُبْنٰی عَلَیْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبر پکی بنانے، قبر پر بیٹھنے اور قبر پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 206 قبر یا مزار پر جانور ذبح کرنا، کھانا، شیرینی، دودھ یا چاول وغیرہ تقسیم کرنا منع ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ عَقَرَ فِی الْاِسْلاَمِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ ، وَ قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ : کَانُوْا یَعْقِرُوْنَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً اَوْ شَاةً❹

❶ فضل الصلاۃ ، علی النبی ﷺ ، للالبانی ، رقم الحدیث 20
❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 498
❸ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 489
❹ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2759

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسلام میں قبر پر جانور ذبح کرنا منع ہے۔'' اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ عبدالرزاق نے کہا ''(زمانہ جاہلیت میں) لوگ قبر کے نزدیک گائے یا بکری ذبح کیا کرتے تھے۔'' (یہی عقر ہے)

مسئلہ 207 برکت حاصل کرنے، اولاد یا شفا وغیرہ حاصل کرنے کی نیت سے قبر یا مزار پر بال یا دھاگا وغیرہ باندھنا منع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَكِيْمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ عَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ اِلَيْهِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے (جس چیز سے) کوئی چیز لٹکائی اس شخص کی ذمہ داری اسی چیز کے سپرد کردی جاتی ہے۔'' اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 208 کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر یا مزار کی زیارت کرنے کے ارادے سے سفر اختیار کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ 209 مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے یا ان مساجد میں نماز پڑھ کر زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے سفر اختیار کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلاَّ اِلٰى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَ مَسْجِدِیْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین مساجد، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کے علاوہ کسی جگہ کا سفر اختیار نہ کیا جائے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صَلاَةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلاَةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلاَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلے

❶ غاية المرام ، للالبانی، رقم الحديث 298
❷ مختصر صحيح بخاری ، للزبيدی ، رقم الحديث 260
❸ مختصر صحيح بخاری ، للزبيدی ، رقم الحديث 261

میں میری مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار درجہ زیادہ ہے۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قُزْعَةَ ﷺ قَالَ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلَى الطُّوْرِ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لاَ تُشَدَّ الرِّحَالُ اِلاَّ اِلٰى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ ، اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَ دَعْ عَنْكَ الطُّوْرَ فَلاَ تَأْتِهِ)) رَوَاهُ الطِّبْرَانِيُّ ❶

حضرت قزعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے طور (پہاڑ) کی زیارت کا ارادہ کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا کہنے لگے "تمہیں معلوم نہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی دوسری جگہ کا (زیارت کے ارادے سے) سفر اختیار نہ کرو، لہٰذا طور پر جانے کا ارادہ ترک کردو۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مدینہ منورہ کا سفر زیارت مسجد نبوی ﷺ کے ارادے سے کرنا چاہئے۔البتہ مدینہ منورہ پہنچ کر قبر مبارک کی زیارت کی نیت کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 210 رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر سلام پڑھنے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : كُنَّا نَقُوْلُ فِي الصَّلاَةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلاَمُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلٰى فُلاَنٍ ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ((اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلاَمُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَقُلْ : اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے یوں کہا کرتے "اللہ پر سلام، فلاں پر سلام۔" ایک دن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ تو خود سلام ہے، لہٰذا جب تم میں کوئی نماز میں بیٹھے تو یوں کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ ......(ترجمہ) "ساری زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ کے لئے ہیں۔اے نبی! آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ ﷺ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ

❶ احکام الجنائز ، للالبانی، رقم الحدیث 262

❷ کتاب الصلاۃ ، باب التشہد فی الصلاۃ

الْمَسْجِدَ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ ، فَقَالَ : أَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ أَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا اَبَتَاهُ ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام) روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سفر سے واپس آتے ہوئے مسجد نبوی میں حاضر ہوتے ، قبر مبارک پر آ کر یوں سلام کہتے اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا اَبَابَکْرٍ رضی اللہ عنہ ، اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ یَا اَبَتَاهُ یعنی رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام اور میرے والد عمر رضی اللہ عنہ پر سلام۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 211 **نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔**

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی رضی اللہ عنہ قَالَ : لَقِیَنِیْ کَعْبُ ابْنُ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ : أَلاَ اُهْدِیَ لَكَ هَدِیَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ : بَلٰی فَاهْدِهَا لِیْ ، فَقَالَ : سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَیْفَ الصَّلاَةُ عَلَیْکُمْ أَهْلَ الْبَیْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکُمْ ؟ قَالَ : قُوْلُوْا ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ، أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہا ''کیا میں تجھے وہ چیز تحفہ نہ دوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔'' میں نے کہا ''کیوں نہیں ضرور دو۔'' کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے گھر والوں پر درود کیسے بھیجیں جبکہ اللہ نے ہمیں آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یوں کہا کرو'' یا اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی، بے شک تو بزرگ و برتر ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔ یا اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں تو یقیناً بزرگ ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ ، للالبانی ، رقم الصفحہ 100
❷ کتاب الانبیاء ، باب قول اللہ تعالیٰ ﴿ واتخذ اللہ ابراهیم خلیلا﴾

زیارت روضۂ رسول ﷺ کے باری میں ضعیف اور موضوع احادیث [1]

① عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میرے مرنے کے بعد حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی، اس نے گویا میری زندگی میں زیارت کی۔'' اسے طبرانی، دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اس روایت کی سند میں دو راوی حفص بن سلیمان اور لیث بن ابی سلیم ضعیف ہیں ۔ حفص بن سلیمان کو ابن معین رحمہ اللہ نے کذاب، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے متروک الحدیث لکھا ہے۔ ابن حران رحمہ اللہ نے کہا ہے وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الصحیحہ والموضوعہ للالبانی، حدیث نمبر 47، جلد نمبر 1

② عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَ لَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ)) رَوَاهُ فِرْدَوْسٌ فِيْ مَسْنَدِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔'' یہ حدیث مسند فردوس میں ہے۔

وضاحت : امام ذہبی رحمہ اللہ، امام ابن جوزی رحمہ اللہ اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ، للالبانی، حدیث نمبر 45، جلد نمبر 1

③ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ زَارَنِيْ بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے مدینہ آ کر ثواب کی نیت سے میری (قبر کی) زیارت کی ، قیامت کے دن میں اس کے حق میں گواہی بھی دوں گا اور سفارش بھی کروں گا۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، للالبانی، حدیث نمبر 5619، جلد 5

④ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

---

[1] امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ روضۂ رسول کے بارے میں تمام احادیث ضعیف اور ناقابل اعتماد ہیں۔ اس لئے صحاح ستہ اور سنن میں ایسی کوئی حدیث نہیں۔ سلسلہ احادیث الضعیفة والموضوعة ، للالبانی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے سفارش کرنا مجھ پر واجب ہے۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ملاحظہ ہوضعیف الجامع الصغیر،للالبانی،حدیث نمبر 5618،جلد 5

⑤ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِیْ جِوَارِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَ صَبَرَ عَلٰى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ كَانَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِی الْاٰمِنِيْنَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ

آل خطاب سے ایک آدمی روایت کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے ارادتاً میری (قبر کی) کی زیارت کی میں قیامت کے دن اس کی گواہی اور اس کے لئے سفارش کروں گا، جو شخص حرم مکہ یا حرم مدینہ میں سے کسی ایک میں فوت ہوگا اللہ قیامت کے دن اسے امن دیئے گئے لوگوں کے ساتھ اٹھائے گا۔'' اسے بیہقی نے رویات کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ملاحظہ ہومشکوۃ المصابیح،للالبانی،باب حرم المدینہ حرسہا اللہ تعالیٰ،الفصل الثالث

⑥ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ زَارَنِیْ وَ زَارَ اَبِیْ اِبْرَاهِيْمَ فِیْ عَامٍ وَاحِدٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ایک ہی سال میں میری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

وضاحت : امام نووی رحمہ اللہ ،امام سیوطی رحمہ اللہ اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اسے موضوع کہا ہے۔ملاحظہ ہوسلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ ،للالبانی،حدیث نمبر 46،جلد 1

⑦ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ وَ زَارَ قَبْرِیْ وَ غَزَا غَزْوَةً وَصَلّٰى عَلَیَّ فِی الْمَقْدَسِ لَمْ يَسْأَلْهُ اللّٰهُ فِيْمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ السَّخَاوِیُّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے حالتِ اسلام میں حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی جہاد کیا، بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجا، اللہ تعالیٰ فرائض میں کوتاہی کے بارے میں اس سے سوال نہیں کرے گا۔'' اسے سخاوی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ابن عبدالہادی رحمہ اللہ ،امام سیوطی رحمہ اللہ اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اسے موضوع کہا ہے۔ملاحظہ ہوسلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ ،للالبانی،حدیث نمبر 4،جلد 1

زیارت قبور سے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① سوموار اور جمعرات کا دن زیارت قبور کے لئے مقرر کرنا۔
② جمعہ کا دن والدین کی قبروں کی زیارت کے لئے مقرر کرنا۔
③ یوم عاشورہ پر زیارت قبور کا اہتمام کرنا۔
④ شعبان کی پندرھویں رات (شب برأت) قبروں پر چراغاں کرنا۔
⑤ قبر یا مزار پر نعت خوانی اور محفل سماع منعقد کرنا۔
⑥ قبر یا مزار پر چراغ، روشنی، اگربتی وغیرہ جلانا۔
⑦ رجب، شعبان، رمضان یا عیدین کے موقع پر زیارت قبور کا اہتمام کرنا۔
⑧ زیارت قبور کے لئے وضو، تیمّم یا غسل کرنا۔
⑨ زیارت قبور کے وقت دو رکعت نفل ادا کرنا۔
⑩ زیارت قبور کے وقت صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (فاتحہ خوانی کرنا)
⑪ زیارت قبور کے وقت سورہ یاسین تلاوت کرنا۔
⑫ زیارت قبور کے وقت گیارہ مرتبہ ''قل ہو اللہ'' پڑھنا۔
⑬ زیارت قبور کے بعد الٹے پاؤں واپس پلٹنا۔
⑭ قبرستان میں یا کسی مزار پر قرآن پاک پڑھنا۔
⑮ نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں پر اپنی حاجتیں لکھ کر رکھنا یا بال کاٹ کر ڈالنا۔
⑯ فوت شدہ نبی، ولی یا بزرگ کو وسیلہ بناتے ہوئے درج ذیل قسم کے الفاظ استعمال کرنا یا اللہ بحرمت فلاں یا بجاہ فلاں یا بہ برکت فلاں میری دعا سن لے۔
⑰ اپنے جسم کو قبر یا مزار کی دیوار سے لگانا یا اپنے رخسار قبر سے رگڑنا۔
⑱ عورتوں کا حاملہ ہونے کی نیت سے اپنے جسم کو قبروں سے رگڑنا۔
⑲ اہل قبور کے لئے دعا کرتے وقت منہ قبر یا مزار کی طرف کرنا۔
⑳ کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر یہ الفاظ کہنا ''اے فلاں! میرے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے۔''
㉑ زیارت کرنے والوں کے ذریعے فوت شدہ نبی، ولی یا کسی بزرگ کو سلام بھجوانا۔
㉒ کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دوسروں کی طرف سے سورہ فاتحہ پڑھنا۔
㉓ نبیوں، ولیوں، یا بزرگوں کی قبروں کی خاک کو شفا کا موجب سمجھنا۔

(24) نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں پر چادریں چڑھانا، پھول ڈالنا یا خوشبو لگانا۔

(25) یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں کے پاس دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

(26) یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں یا مزاروں پر حاضری دینے سے میری صحت، میرا کاروبار، میری عزت، میرا عہدہ، میری وزارت یا میری صدارت وغیرہ قائم رہے گی۔

(27) یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں کے اردگرد درختوں، دیواروں، پتھروں وغیرہ کو اس لئے ہاتھ نہیں لگانا چاہئے کہ اس سے نقصان ہوگا۔

(28) فوت شدہ نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دعا کرتے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ اپنی دنیاوی زندگی کی طرح اب بھی یہ میری گزارشات سن رہے ہیں، میرے احوال، اعمال اور نیت سے واقف ہیں۔

(29) قبر یا مزار کو وسیلہ بنا کر دعا مانگنا۔

(30) ہر جمعہ کو بقیع (مدینہ منورہ کا قبرستان) کی زیارت کا اہتمام کرنا۔

(31) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے بعد لازماً بقیع کی زیارت کرنا۔

(32) برکت حاصل کرنے کی نیت سے رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی جالیوں کو بوسہ دینا، چھونا یا اپنے جسم کو لگانا۔

(33) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر درود وسلام پڑھنے کے بعد قرآن مجید کی آیت وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ تلاوت کرنے کے بعد آپ ﷺ سے استغفار کی درخواست کرنا۔

(34) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے موقع پر بجاه محمد اشفنی یا الله کہنا یا اے اللہ! محمد ﷺ کے صدقے، وسیلے، واسطے، ذریعے میری دعا قبول فرما کہنا۔

(35) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر دعا کرتے وقت الشفاعة یا رسول الله الامان یا رسول الله التوسل بك یا رسول الله وغیرہ کہنا۔

(36) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر قرآن خوانی یا نعت خوانی کا اہتمام کرنا۔

(37) قبر مبارک کی زیارت کے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی حیات طیبہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہونے والوں کی گزارشات سنتے تھے، اسی طرح میری گزارشات سن رہے ہیں۔

(38) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ رسول اکرم ﷺ، قبر مبارک پر حاضر ہونے والے لوگوں کے احوال و اعمال اور نیتوں سے واقف ہیں۔

(39) مدینہ منورہ جانے والوں کے ذریعے آپ ﷺ کو سلام بھجوانا۔

(40) دعا کرتے وقت اپنا رخ قبلہ کی بجائے رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی طرف کرنا۔

❀❀❀

بَـابُ اِیْصَـــــالِ الثَّوَابِ

ایصالِ ثواب کے مسائل

مَسئلہ 212 کافر یا مشرک میت کو ایصالِ ثواب کا کوئی عمل فائدہ نہیں پہنچاتا۔

عَـنْ عَـمْـرِو بْـنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ نَذَرَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَنْ یَنْحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ وَ اَنَّ هَشَّامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهٗ خَمْسِیْنَ بَدَنَةً وَ اَنَّ عَـمْرًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَـنْ ذٰلِكَ ، فَـقَـالَ ((اَمَا اَبُوْكَ فَلَوْ كَانَ اَقَرَّ بِالتَّوْحِیْدِ فَصُمْتَ وَ تَصَدَّقْتَ عَنْهُ نَفَعَهٗ ذٰلِكَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❶

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں سو اونٹ قربان کرنے کی نذر مانی تھی۔ ہشام بن عاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ ذبح کر دیئے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تمہارا باپ توحید کا اقرار کرتا پھر تم اس کی طرف سے روزے رکھتے اور خیرات کرتے تو اسے ثواب مل جاتا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 213 نیک اولاد کی دعا، صدقہ جاریہ، اشاعت دین کے کام، مسجد اور مسافر خانہ کی تعمیر کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

عَـنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ : قَـالَ رَسُـوْلُ الـلّٰهِ ((خَیْرُ مَا یُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهٖ ثَلاَثٌ وَلَـدٌ صَـالِحٌ یَدْعُوْ لَهٗ وَ صَدَقَةٌ جَارِیَةٌ یَبْلُغُهٗ اَجْرُهَا وَ عِلْمٌ یُعْمَلُ بِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حَبَّانَ وَالطِّبْرَانِیُّ❷ (صحیح)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آدمی کے مرنے کے بعد اس کی وراثت

❶ سلسلة احادیث الصحیحة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 484
❷ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 198

میں سے تین چیزیں بہترین ہیں ① نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے ② صدقہ جاریہ، جس کا اجرا سے ملتا رہے۔ ③ اس کو سکھایا ہوا علم جس پر لوگ اس کی موت کے بعد عمل کریں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلاَّ مِنْ ثَلاَ ثَةِ اَشْیَاءٍ ، صَدَقَةٌ جَارِیَةٌ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَهٗ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مرنے کے بعد انسان کے اعمال (کے ثواب کا سلسلہ) منقطع ہو جاتا ہے لیکن تین چیزوں کا ثواب میت کو پہنچتا رہتا ہے۔ پہلا صدقہ جاریہ، دوسرا لوگوں کو فائدہ دینے والا علم، تیسری نیک اولاد جو میت کے لئے دعا کرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَ حَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَ نَشَرَهٗ وَ وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ وَ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَیْتًا لِاِبْنَ السَّبِیْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهَرًا اَجْرَهٗ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَ حَیَاتِهٖ یَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ)) رَوَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ خُزَیْمَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ ❷ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن آدمی کے مرنے کے بعد جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے، اس میں ① وہ علم ہے جو اس نے لوگوں کو سکھایا اور پھیلایا ② نیک اولاد ہے جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑی ③ قرآن کی تعلیم ہے جو لوگوں کو سکھائی ④ مسجد ہے جو تعمیر کرائی ⑤ مسافر خانہ ہے جو بنوایا اور ⑥ وہ صدقہ ہے جو اپنے مال سے بحالت صحت اپنی زندگی میں نکالا۔ ان سب اعمال کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد (از خود) ملتا رہتا ہے۔'' اسے ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَالَ : لِلنَّبِیِّ ﷺ اِنَّ اَبِیْ مَاتَ وَ تَرَكَ مَالاً وَ لَمْ یُوْصِ فَهَلْ یُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ ؟ قَالَ ((نَعَمْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَالنِّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ''میرا باپ وصیت کئے بغیر فوت ہو گیا ہے اور مال چھوڑا ہے، میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کے گناہ معاف ہوں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں!'' اسے احمد، مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1001
❷ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 198
❸ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3413

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ﷜ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ ((نَعَمْ !)) قُلْتُ : فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ ((سَقْيُ الْمَاءِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ ❶ (حسن)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! میری ماں فوت ہوگئی ہے کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں!" حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا "کون سا صدقہ بہتر ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "پانی پلانا" اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 214 اولاد کے نیک اعمال کا ثواب نیت کئے بغیر از خود والدین کو پہنچتا رہتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سب سے پاکیزہ تر کھانا جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی (ہاتھوں کی) کمائی ہے اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 215 دعا میت کے لئے نفع بخش ہے۔

مسئلہ 216 میت کے لئے زندوں کی طرف سے بہترین تحفہ استغفار ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ ((إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَدْعُوْ لَهُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ❸ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بقیع (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے گئے اور اہل بقیع کے لئے دعا فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اہل بقیع کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلاَّ كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيْقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيُدْخِلَ عَلَى أَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ اَلْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ❶

❶ صحيح سنن النسائى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 3425
❷ صحيح سنن ابن ماجه ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1738
❸ احكام الجنائز ، للالبانى ، رقم الصفحة 189

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی طرح ہے جو اپنے ماں باپ، بھائی یا کسی دوست کی دعا کا منتظر رہتا ہے۔ جب اسے دعا پہنچتی ہے تو اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوتی ہے، بے شک اہل دنیا کی دعا سے اللہ تعالیٰ اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ مُردوں کے لئے زندوں کا بہترین تحفہ ان کے لئے استغفار کرنا ہے۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ ! اَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاِسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ عزوجل جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند فرماتا ہے۔ تو آدمی عرض کرتا ہے "یا اللہ! یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 217 میت کی طرف سے فرضی روزے رکھنے باقی ہوں اور ورثاء روزے رکھیں تو میت کی طرف سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر روزے رکھنے باقی ہوں تو اس کا وارث روزے رکھے۔" اسے بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 218 میت کی مانی ہوئی شرعی نذر اولاد پوری کر دے تو میت کو اس کا ثواب مل جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ ﷺ اسْتَفْتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ ، تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَاقْضِهٖ

❶ مشكوة المصابيح ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث 2355
❷ مشكوة المصابيح ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث 2354
❸ مختصر صحيح بخاری ، للزبيدی، رقم الحديث 949

عَنْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ماں کی نذر کے بارے میں سوال کیا جسے پورا کرنے سے پہلے وہ فوت ہوگئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''اپنی ماں کی طرف سے تم نذر پوری کرو۔''اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : نذر خلاف شرع ہو تو پوری نہیں کرنی چاہئے۔

مَسئلہ 219 میت کی طرف سے ورثاء یا کوئی اور قرض ادا کرے تو قرض ادا ہو جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَیْهِ دَیْنًا)) قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ : هُوَ عَلَیَّ ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((بِالْوَفَاءِ؟)) قَالَ : بِالْوَفَاءِ ، فَصَلّٰی عَلَیْهِ ۔ رَوَاهُ النِّسَائِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز پڑھائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو اس پر قرض ہے (لہٰذا میں نماز نہیں پڑھوں گا)''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا''قرض میرے ذمہ رہا۔''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''اپنا وعدہ وفا کرو گے؟''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا''پورا کروں گا۔''تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 220 میت کی طرف سے قربانی کی جائے تو اس کا ثواب میت کو پہنچ جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُضَحِّیَ ، اشْتَرٰی كَبْشَیْنِ عَظِیْمَیْنِ سَمِیْنَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْءَ یْنِ فَذَبَحَ اَحَدُهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ ، لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِیْدِ ، وَ شَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ ، وَ ذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے خریدتے موٹے، تازے، سینگ والے، چتکبرے اور خصی۔ ان میں سے ایک اپنی امت کے ہر اس آدمی کی طرف سے کرتے جو اللہ کی توحید اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہو اور

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1003
❷ صحیح سنن االنسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 1851
❸ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2531

دوسرا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی طرف سے ذبح فرماتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 221 مرنے والے پر حج فرض ہو یا مرنے والے نے حج کی نذر مانی ہو اور اس کے ورثاء میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے تو فرض یا نذر پوری ہو جاتی ہے۔

مَسئلہ 222 میت کی طرف سے حج یا عمرہ کیا جائے تو ثواب میت کو پہنچ جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اِمْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَ تْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : اِنَّ اُمِّيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ أَفَاَحُجَّ عَنْهَا ؟ قَالَ ((نَعَمْ ! حُجِّيْ عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً ؟ أَقْضُوْا دَيْنَ اللّٰهِ فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن حج کرنے سے پہلے ہی فوت ہو گئی، کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں؟'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ہاں! اس کی طرف سے حج ادا کرو (یعنی اسے ثواب مل جائے گا) اور ہاں سنو! اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا، تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟'' اس نے کہا ''ہاں!'' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ کا قرض (یعنی نذر) ادا کرو، کیونکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

ایصال ثواب کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① میت کو ثواب پہنچانے کے لئے پہلے دن، تیسرے دن (رسم قل) ساتویں دن، دسویں دن، چالیسویں دن، کھانے کا اہتمام کرنا۔
② قل پر آنے والوں میں کپڑے تقسیم کرنا۔
③ میت کو ثواب پہنچانے کے لئے ہر جمعرات کھانا تقسیم کرنا۔
④ سال پورا ہونے پر کھانا تقسیم کرنا۔

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 896

⑤ مرنے والے کا اپنے یوم وفات پر کھانا کھلانے یا قرآن خوانی کرانے کی وصیت کرنا۔

⑥ اجرت یا بلا اجرت قرآن خوانی کرانا یا نفل پڑھوانا۔

⑦ میت کا اپنی جائیداد سے قرآن خوانی کروانے یا کوئی دوسری غیر مسنون عبادت (نوافل وغیرہ) کروانے کے لئے رقم دینے کی وصیت کرنا۔

⑧ میت کی طرف سے شعبان، رجب اور رمضان میں خاص طور پر صدقہ، خیرات کرنے یا کھانا تقسیم کرنے کا اہتمام کرنا۔

⑨ برسی منانا اور برسی کے موقع پر قرآن خوانی کروانا، کھانا یا مٹھائی تقسیم کرنا۔

⑩ قرآن پڑھ کر ثواب مُردوں میں تقسیم کرنا

⑪ بسم اللہ کا قرآن پاک ختم کرنا، پانچ آیات تلاوت کرنا، چنوں پر ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنا۔

⑫ آیت کریمہ کی رسم (چادر بچھا کر گٹھلیوں پر سوا لاکھ مرتبہ ''بسم اللہ'' یا ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنا) ادا کرنا۔

⑬ میت کو ثواب پہنچانے کے لئے ختم دلانا۔

⑭ تدفین کے دن ہفتہ وار قبر پر جا کر صدقہ، خیرات کرنا یا مٹھائی یا دودھ وغیرہ تقسیم کرنا۔